تحفۂ ناٹک

میل پارٹ

راجہ رام موہن — والیٔ ملک
وزیر — راجہ کا وزیر
مہاتما — گرو راجہ
رنجیت سنگھ — چندراولی کا منگیتر
وزیرزادہ — رنجیت سنگھ کا دوست
ذوالفقار — ایک ٹھاکر۔ علاوہ ازیں کوتوال، جمعدار
مرغی چور سپاہی وغیرہ

فیمل پارٹ

چندراولی — رنجیت سنگھ کی منگیتر
روپ سندری — چندراولی کی ماں
گلنار — وزیرزادہ کی عاشق
جادو — چندراولی کی [illegible] سکھی علاوہ ازیں پنیہاریں [illegible] وغیرہ

کامل ڈراما گلستان عصمت عرف نیک نیت چندراولی

(چندراولی)

راجہ تخت پہ ہے وزیر و اہلکار
رخصت لینا چاہے ہیں تاج ہو گیا ہے

ڈراپ اول — پہلا سین — دربار راجہ رام موہن

راجہ رام موہن کے دربار میں چوہدان اور بہاٹھا سے مرد اور عورت کی سرکار
چوبدار۔ شہنشاہی دربار ہے محفل دربہار ہے۔ اونچی سرکار دولتمند ارے
شاہوں کا شاہ دیکھو منصف مزاج راجہ مہاراج دیکھو شوکت بنا رہے
شادی کی دھوم دھام خوش و خرم ہیں تا ص ناعشرت کی نیلام ہر سو نہار
ہے حسن و جمال ہیں ہر فن کمال ہیں خوبی اقبال ہیں احسن سرکار ہے
گانا رامشگران۔ درباری راجہ جوبن برسن لاگی راجہ جوبن برسن لاگی دھاجوبن
برسن چھم چھم چھم چھم چمکے تاج اج۔ راجہ خیر بین پر کھو مڑ کھمت جھمت ملک فلک
تک دھوم۔ تن من نا دیسا و جھنگ جھنگ دھنک دھنک۔ کیت برکت سرود
آسمان تک واہ۔ واہ کا ڈنکا کر مہ جند رشان تک نک لپجات ملا آسمان دھاجوبن

زبانی راجہ رام موہن

اے اہلیان درباری مرے خیر خواہان سرکار میرے دربار کی عزت بڑھانے
والو میری حرمت میری شوکت کے بڑھانیوالو ہزار ہزار شکر اس
خدائے دوجہان کا کہ جسنے بنایا مجھکو لالہ اس محفل رشک گلستان کا

کون ہے وہ نور سے روشن ہے جسکے کوہ طور
کون ہے وہ نام ہے جسکا رحمان و غفور
کون ہے وہ جسکے کی ارتے ہیں وحش و طیور

زبانی وزیر۔ اے رونق افزا ے تخت سلطانی ہے ذات ربانی کہ جسکا کوئی
ہمتا ہے نہ ثانی۔ باقی یہ کل دنیا ہے فانی مگر ہر چیز اسی کی ہے نشانی ہے

جن و ملک ہیں ارض و فلک میں اس کا نور چمکتے دیکھا
دیر و حرم میں لوح قلم میں جلوہ پاک چمکتے دیکھا

بڑے بڑے فاضل عاقل کامل اور عامل اپنے اپنے نفس کی رہنمائی سے
بھلائی اور برائی سے سرفرازی کے سالک ہوئے بہشت اور دوزخ کے لائق تو
زندگی مستعار ہے حباب وار ہے زندگی کا کیا اعتبار ہے نیکی و بدی پر مدار
ہے۔ اگر نفس غدار اور بدی سے بیزار رہے تو بعد مرنے کے بھی بیڑا پار ہے

عجب ہے قدرت کی نیرنگ سازی رنگی جو نیکی کا رنگ رنگی
ہر رنگ رخ حسیناں اور ہی زمانہ کی یہ دورنگی
جو رنگ بلبلوں نے لیا ہے گلچین عیاں ہو رنگ رنج و فرنگی
در رنگ کیا موت میں یہاں ہے نہ کوئی ساتھی نہ کوئی سنگی

راجہ رام موہن۔ واہ اے گلشن وزارت کے شاداب پھول خدا کو پہچاننے والے
اُس کی قدرت جاننے والے۔ شاباش آفرین مگر ایک سوال اور ہے جو قابل
غور ہے وہ اُس طور سے ہے

کہ سوز شمع و پروانہ میں عشق بلبل و گل میں
دیا ہے ذوق کسکو دست قدرت نے تحمل میں

وزیر۔ سبحان اللہ کیا پیچیدہ سوال ہے مگر حضور کا جو کچھ خیال ہے وہ مرد اور عورت
کے مرتبہ کی مثال ہے

مضمون اس سوال میں پنہاں ہے درد جگر کا
لیکن غلام پا گیا مطلب حضور کا

سنتے چلئے عیاں ہے کہ ہر عورت میں ہر صورت فرق ہے کوئی نیکی کے لباس
میں آراستہ اور کوئی بدی کے سمندر میں غرق ہے۔ ظاہر ہو کہ جس بیوفا مشہور ہیں
مگر مردان سے زیادہ پُر قصور ہیں
راجہ رام موہن۔ یہ آپ کا خیال خام ہے بالکل جھوٹا کلام ہے میرے خیال میں
کم عقل عورتوں کی بے حجابی مردوں کے دلوں کو لبھاتی ہے قابو میں لاتی ہے کا بہانہ
ہے اگر عورت کسی مرد سے التفات نہ کرے تو مرد بھی اس سے بات نہ کرے

مہاتما۔ غرض یہ آپ کی ہے عورتیں ہیں عشق سے خالی
نہ مانے عشق ذات مرد میں مجھکو ان سے ڈالی

وزیر۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عورتوں میں عشق نہیں محبت نہیں ہوس نہیں چاہت نہیں۔ لیکن خدا نے ایسی شرم کی نقاب ان کے چہرہ پہ ڈالی ہے جس نے ان کے ہوس کی کردی پائمالی ہے

ہوا خیال جو روز ازل یہ عاقل کا
کہ مرد و زن میں ہو کیونکر معاملہ دل کا
تو بخشا عورتوں کو تنگ حوصلہ دل کا

مہاتما۔ دام میں عورت کو لانا چاہیے تدبیر سے
بس میں ہو جاتے ہیں جن انسان کی تدبیر سے
کیسے ہی نازک نشانہ ہو نہ چھوٹے تیر سے

وزیر۔ خدا نے جسپہ عنایت کی کچھ نظر کی ہے
بگاڑے اس کو یہ طاقت کس بشر کی ہے
کسی کو اس نے یہ دولت عطا اگر کی ہے
تو اسکی فکر ہزاروں نے عمر بھر کی ہے
خراب اس کی مگر عصمت کہیں مگر کی ہے

مہاتما۔ فضول باتوں سے اپنی زبان کو تھام تو لو
وہ کون ایسی ہے عورت کسی کا نام تو لو

وزیر۔ بہت سی عورتیں ایسی جہان میں عصمت دار ہیں کہ جن کے دامن عصمت کو چھو سکا نہ غبار ہے۔

مہاتما۔ عصمت کا نام اس وقت تک رہ سکتا ہے جب تک حضرت عشق کی بنیاد نہیں پڑتی ہے۔ طبیعت نہیں بگڑتی ہے جب معشوق کے لائق عاشق ہو۔ تو کیونکر نہ وہ اس کا شائق ہووے

طالب حسین ہو نیک شمائل کے واسطے
لیلی کا حسن چاہیے محمل کے واسطے

تحقیر آبدار ہو قاتل کے واسطے ممکن نہیں کہ جذب نہ ہو دل کیواسطے
کامل کرے تلاش جو کامل کے واسطے

وزیر۔ کب عشق فرض ہے ہر دل کیواسطے اکثر جواب صاف ہے سائل کیواسطے
مقتول کیا ضرور ہے قاتل کے واسطے کیا فائدہ تھا خواہش باطل کیواسطے
مجنوں پھرا تباہ جو محمل کے واسطے

مہاتما۔ اگر میں خود اُس کی خواہش کروں ازمایش کروں

وزیر۔ آپ ایسا کام کیسے کریں گے۔

مہاتما۔ فرض کرو کہ مجھ کو امتحان ہی لینا منظور ہو تو

وزیر۔ تو آپ کو بھی ناکامی ضرور ہوگی۔

مہاتما۔ خیر اب آپ نام تو بتائیے مقام تو بتائیے

وزیر۔ ہو چکا قصہ تمام۔ سنیئے اُس پاک دامن کا نام ہے

جہاں میں چندراولی نام مشہور عالم اُسکا نہاں ہے پردہ عصمت میں وہ روشن ہے نام اُسکا
زمین با میں علم آنکھیں مگر سنئے کلام اُس کا بھرا ہے بادۂ عصمت سے جو لبریز جام اُسکا
حسینان جہاں میں اس لئیے ہے احتشام اُسکا

راجہ رام موہن۔ چندر نگر کے راجہ چندر سین کی بیٹی چندراولی

وزیر۔ جی ہاں وہی چندراولی

راجہ رام موہن۔ وہ تو کنور رنجیت سنگھ کی منگیتر ہے۔

وزیر۔ پس وہ اُسی کے لیئے بہتر ہے۔

مہاتما۔ خیر اس تکرار کے لیئے مجھ کو امتحان کرنا ضرور ہے بجان و دل منظور ہے

گانا دربار یوں کا۔ اے اے راجہ گنی تو گیانی دانی اور بدھ مانی تم سا نئیں کوئی دیکھا۔ اے اے راجہ تجھ گن کی کیا کریں برائی۔ دیوتا تجھ سے ہیں لرزت ہے توری عزت سگل جگت میں سب ہوے پورن منشا۔ اے اے راجہ

مہاتما۔ جاؤں جاؤں میں جھٹ پاؤں سنت ہوں اوس کا سب۔

بیتاب خان۔ کچھ تو للہ رحم کھاؤ تم۔

گنگی۔ بس یہاں میرے گھر سے جاؤ تم

بیتاب خان۔ جان لیگا یہ سر کا سودا ہے۔

گنگی۔ عشق بازی تو زر کا سودا ہے

بیتاب خان۔ آجتک جو اُستاد یاد لایا اُس کا مزہ خاک پایا۔

گنگی۔ اگر زر دینے والے تو یہاں گھسنے بھی نہ پاتے کہیں مجنوں کی خاک
جھوٹی لیلی کا بھی مزہ نہ پاتے۔

بیتاب خان۔ خدا کی مار جب کر دیا مجھ کو نادار تو اب یوں کرتی ہے ف
کی گفتار

گنگی۔ چل ہٹ منحوس کنجوس دینے کا وقت آیا تو سوا جواب لایا۔ نکل میر
گھر سے دغا باز بیٹے شیطان۔

بیتاب خان۔ اری ہم کو منحوس بتاتی حرامزادی۔ شیطان کی دادی
کی کھوپڑی کاٹ لونگا تیری ناک اور چوٹی۔

گنگی۔ واہ رے کم اصل تیری تو ہے وہی مثل تن پر نہیں لتہ پان کھا
البتہ

بیتاب خان۔ ارری او علامہ تو نے تو پہنا ہے بے حیائی کا جامہ س
برا ہو جس کا ہو وہ تجھ سے بات کرے جو ہووے تجھ سا کمینہ وہ میرے با

گنگی۔ چل چل شریفوں کا حریف اماں کا پتہ نہ باوا کا نشان بنے ہو

بیتاب خان۔ ماں بہن اور باپ گلگنگ بچے بھلے رنگ برنگ

بیتاب خان۔ اری اے اے اے رے فاحشہ تیری آئی ہے ق

گنگی۔ یہ مار کھائیگا خوب پٹا جائیگا

بیتاب خان۔ قحبہ کتنی تیزی بھی ملگی

گنگی۔ موا۔ تو۔ جیتی بھی

مہتاب خاں - کیا بکتی ہے

گنگی - دور نگوڑے - رکھاے لنگور نگوڑے

مہتاب خاں چپ شہ کارا

گنگی - چپ آوارہ

مہتاب خاں - ہٹ دلالہ

گنگی - مُوا رذالہ

مہتاب خاں - کالی کٹنی بہو بیٹوں کو مکر بہکانیوالی

گنگی - تجھ ایسے رذیلوں کو کب خاطر میں ہوں لانیوالی

مہتاب خاں سر کو مونڈوں چوٹی کاٹوں کاٹوں تیرے کان۔

گنگی - چل ہٹ تیرا منہ کالا موذی بے ایمان

مہتاب خاں - لونگا تیری جان۔

گنگی ارے جا شیطان

گنگی (لگا شور مچانا)

اہل محلہ کیا ہے کون ہے کیوں چلائی کیا تیرے گھر میں آفت آئی

گنگی ارے میرے محلے کے جوانوں۔ میری بات کو یقین مانو یہ مُوا مشٹنڈا سادھو کا ڈھونگ رچا ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑا ہے - اسی بات پر اڑا ہے کرنا کچھ پیٹے اس کا کام کروں۔ تم سب کو معلوم ہمیشہ ہے جو کچھ میرا پیشہ ہے - جب کسی سے نقد رقم پاتی ہوں تو اُسی کے کام میں ہاتھ لگاتی ہوں

غضب میں جان ہے دن رات کیسی رام سے ناگذری

حد غارت کرے اسکو میں ایسے کام سے گزری

مہتاب خاں - ارے یار روحستان طوفان اُف رے بڑھیا سے بہلن ارے بھائی ماں باپ کی کمائی سب یہیں گنوائی اور ابھی کچھ مراد نہیں پائی ہے

محلہ والے - ارے کم بخت بےغیرت تیری اوقات پر لعنت

ایک آدمی - تیری اوقات پر لعنت تیری ہر بات پر لعنت

دوسرا آدمی - کمینے بےحیا کم اصل تیری ذات پر لعنت

تیسرا آدمی تیرے افعال پر لعنت - تیری عادت پر لعنت

بیتاب خاں - گیا عشق میں سارا یہ تباہ و خستہ نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے بے جان ہوا اپنے ہزاروں ستم نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے - ہوئے کیسے خواب خدا کی قسم نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے ملا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

(بیتاب خاں کا چلے جانا)

گنگی - آہا کمبخت کمینے سڑے دیوانے جس کا پتہ نہ ٹھکانا نہ دنیا نہ دولت مفت میں مغز کھپاتا - آج میں نے اِس طرح سے نکالا کہ مر جائیگا - مگر صورت نہ دکھائیگا - کسی کو دیکھکر - ادھر یہ کون اور نکلا آتا ہے -

جھلملیا - بی گنگی صاحبہ سلام -

گنگی - سلام سلام اے پیغام تم کو کیونکر معلوم ہوا میرا نام

جھاتما - اری صاحبہ - تمہارا نام شیطان سے زیادہ مشہور ہے - شہر دور دور ہے -

گنگی - اے دوست شاد - دشمن نامراد - میرے پری زاد - کیا حسن ہے خدا داد کچھ کیجئے ارشاد

جھاتما - بس خوشامد کو جانے دیجئے اب مجھے مطلب پہ آنے دیجئے -

گنگی - کچھ فرمایئے اپنے دل کا حال دکھاؤں اپنا کمال - جوتی کا کسل سمان کا لال - پتی کی ڈھال - بال کی کھال -

جھاتما - ہاں میں نے بہت کچھ سنی ہے - آپ کی صفت و تعریف - بندہ چاہتا ہے - کہ آپ کو کچھ دی جاسکے تکلیف

مہاتما گنگی کٹنی سے باتیں کر رہا ہے

گانا گنگی کا!!

سنو سردار ذرا کام میرا۔ آفت ڈھاؤں آگ لگاؤں۔ گنگی نام میرا۔ خالی کبھی جاتا نہیں دام میرا۔ اس کو مارا اس پر وار اتن من سارا عاشق پیارا سے جھٹکا دے عالم سارا لجھن میں بے چارہ جو کوئی جانے وہ پہچانے گنگی نام میرا خالی جاتا نہیں دام میرا۔

مہاتما۔ مگر میرا کام ذرا مشکل کام ہے

گنگی۔ ہندی کا مشکل حل کرنا کام ہے

نہ کچھ تم کرو کھٹکا مرے دل میں نہیں دھڑکا
نکل سکتا نہیں پھر وہ جو میرے دام میں جکڑا

مہاتما۔ کیا کہوں عشق کا بیمار ہوں۔ بہت لاچار ہوں چندراولی کا عاشق منزور۔ دل وجان سے خریدار ہوں۔

گنگی۔ توبہ توبہ یہ کس کا زبان نام لیا میں نے ہاتھوں سے اپنے دل کو تھام لیا۔ ارے میاں جوان قائم رہے تیری شان۔ یہ کام کچھ نہیں آسان۔

مہاتما۔ کیوں صاحبہ اور وہ پہلا بیان نعمتوں کی داستان۔ بس جاتے رہے اوسان۔ اونچی دوکان پھیکا پکوان۔

آپ کی بندہ نے جانی باتیں
جھوٹ سچ تھیں یہ زبانی باتیں

گنگی۔ جناب میں کیا جانتی تھی۔ کہ تم ایسا سوال کروگے۔ مجھ کو بے چہرے کے حلال کروگے۔

مہاتما۔ بھلا اس میں کیا تھی برائی جو بنے چندراولی کی الفت جتائی

گنگی۔ وہ گل رعنائی۔ اب تک کسی کے قریب نہ آئی۔ وہاں تک کیونکر ہو رسائی۔

مہاتما۔ پھر کچھ تدبیر بتائیے۔
گنگی۔ بسم اللہ قدم بڑھائیے۔ تشریف لے جائیے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی باغ کی ہوا کھائیے۔

فکر کیجئے میری قسمت آزمانے کے لئے
لیجئے کچھ نقد بھی یہ پان کھانے کے لئے

گنگی۔ کیا کہوں کیسا دل تہ و بالا ہے۔ تم نے کچھ عجب کشمکش و پیچ میں ڈالا ہے کام کی طرف دیکھتی ہوں تو دل میں ہول سماتا ہے روپیوں کی طرف دیکھتی ہوں تو تمہاری جوانی کا خیال آتا ہے
مہاتما۔ نہیں نہیں ہول کی کیا بات ہے آپ میں بڑی کرامات ہے۔
گنگی۔ جب سے وہ کنور رنجیت سنگھ کی منگیتر ہے تب سے زمانے سے انکا مدنظر ہے۔
مہاتما۔ بڑی بی یہ عشق کا قاعدہ ہے۔ تم کو فکر بے فائدہ ہے۔ جب عورت مرد پاتی ہے۔ تو انکار بھول جاتی ہے۔
گنگی۔ خیر حضور بے عالی۔ اک تدبیر ہے نکالی۔ چپلا جو چندراولی کی سہیلی ہے۔ وہ میری لڑکی کے ساتھ کھیلی ہے۔ اُسی کے ذریعہ سے یہ کام ہوگا۔ دل کو آرام ہوگا۔ مگر میں کہتی ہوں۔ کہ مجھے آپ سے کیا فائدہ ہوگا۔
مہاتما میرا کام کروگی تو خوش حال کردونگا۔ بلکہ نہال کردونگا مالا مال کردونگا۔

مہاتما کا گا

سمرن کروں میں تیرا تو صاحب میرا امیر اگن اوگن تیرا ہار سمرن
تو رحیم تو کریم تیرے نام پر بلہار۔ سمرن کروں

ڈراپ اول نمبر اسین چندراولی کا باغ

سہیلیوں کا ناچتے ہوئے آنا - اور گانا بجانا

گانا

گلشن جوبن پر ہے ناچو گویاں جھوم چھنا نا جھوم چھنا نا ناچو گویاں گلشن شاد و شاد گھوم گھوم جھوم جھوم ناچو گویاں جھوم چھنا نا جھوم چھنا نا ناچو گویاں گلشن آؤ مچاویں یاں دھوم دھوم - ناچو گویاں جھوم چھنا نا نا جھوم چھنا نا نا - ناچو گویاں جوبن پر ہر گل ہے - ہرا بھرا کیا پھولا پھلا بلبل ہر گل پر پھیرے جھوم جھومتا گلکاری پھلواری ہے پیاری ہر کیاری کیا پیاری سنواری ہے پیاری واہ واہ چمپا چنبیلی البیلی کھلی کلی نرگس و سوسن ہے شاد و خنداں۔ آہا ہا ہا - واہ واہ واہ جھوم جھوم جھوم جھوم جھوم جھوم جھوم جھوم - ناچو گویاں جھوم چھنا نا نا جھوم چھنا نا نا -

رباعی چندراولی

چندراولی - کیوں چپلا جس پھول کو دیکھتی ہوں - اپنے رنگ میں قدرتی نمائش کا جلوہ دکھاتا ہے - پھولا نہیں سماتا اور جو تازہ و شاداب کلی ہے صنعت صناع ازلی ہے کہ آغوش شاخ گل میں پلی ہے -

چپلا - سچ ہے چمن زار ہے - یا قدرتی طلسم زار ہے ؎

عجب انداز سے طاؤس کی ہے چال مستانہ

بھرا ہے بادۂ خوش رنگ سے ہر گل کا پیمانہ

چندراولی - جس طرح اس چمنستان کا کارخانہ ہے اسی طرح اور بھی انتظام زمانہ ہے - دیکھو پھولوں میں سب سے زیادہ خوش رنگ اور شاداب یہ گلاب ہے اور مردوں میں وضعدار اور خوش رو رنجیت سنگھ لاجواب ہے - بلکہ انتخاب ہے

چپلا - دلچیدہ خوب موقع پایا مطلب تک آیا - حضور نے کیا ارشاد فرمایا -

راولی۔ کچھ نہیں مجھ کو اس وقت ا پنے شوہر رنجیت سنگھ کا خیال آیا

آنج مردوں میں نہیں ہے کو ثانی اُس کا

بڑھ گیا ماہ سے انداز جوانی اُس کا

ملا۔ درست فرمایا مگر

ندراولی۔ کیسا اگر مگر اوبے خبر کوئی دیکھتا ہو اگر کہدے بے ڈر ورنہ پہنچیگا ضرر

بلا۔ اگر قصور معاف کہدوں صاف صاف ؎

نہ سمجھے کوئی یہ دل میں مجھے بہتر بنایا ہے۔

خدا نے ایک سے بس ایک بڑھ کر بنایا ہے

گانا چندراولی کا!

دنا کیسا یہ مارا ٹونا وا و پیارا۔ دل بر پیارا۔ سرور پیارا۔ اختر پیارا دیکھا

سرا پیارا تونے ٹونا۔ سلطان کو عالی۔ دربار کا والی۔ دیکھا میرا انا

بارا تونے ٹونا۔

بلا۔ جان کی اماں۔ سنئے ذیشان لونڈی کا بیان ؎

گند راس شہر میں اک ہے خوش کردار کا — جسطرح دنیا میں ہوتا ہے جنم اوتار کا

وہ روشن بدل تو ہے اسپر کرم کرتار کا — شوق سے ہر مرد و زن مشاق ہے اُسکے دیدار کا

بھیڑ رہے ایسی کہ رستہ بند ہے بازار کا

چندراولی۔ وہ کس کس بات میں میرے رنجیت سنگھ سے برابر ہوگا کس طور

سے اُس کا ہمسر و مقابل ہوگا ؎

ہر اد امستانہ سر سے پاؤں تک چھائی ہوئی

اُف تیری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی!!

چپلا۔ ہر چند زبان بولانا قصور ہے۔ مگر انصاف کا یہی دستور ہے کہنا فرض

ہے۔ ہمت میں شجاعت میں قوت میں چال میں بلکہ ہر ایک کمال میں بے نظیر

ولا ثانی آیام جوانی حسینوں کی زندگانی۔

دیکھو تو چل کے ابھی اچھی کیا ہے — بس میں ہو تو اپنے بے بسی کیا ہے
خود ہی ہو جائیگا تمہیں معلوم — ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

چندراولی۔ جو حسن لیا حسن و جمال کا اشانہ تا نیانہ اب کیا غرور ہے دیکھنا
دکھانا عصمت میں داغ لگانا ہے۔ ؎

ہم دل میں حسینوں کی تمنا نہیں رکھتے — یہ لطف بھی اگر آئیں تو پرواہ نہیں رکھتے

چیلا۔ گستاخی معاف اگرچہ ہوگا آپ کے خلاف مگر واللہ حسینوں کی کیا بات
ہے واقعی کرامات ہے اور پھر ایسا ہو کامل روشن دل میری تو ایسی بھی صورت پہچان
جاتی ہے۔ خدا کی قدرت یاد آگئی ہے ؎

ہم تو مرتے ہیں ادا پر دلستاں ہو کوئی — دوست دشمن مہربان نامہربان ہو کوئی ہو

چندراولی۔ ارے لعنت مردار ذلیل خوار عزت سے بیزار ذلت کی خریدار
تیری تو مری شکل ہے نابکار ؎

اچھی صورت جہاں نظر آئی — ہو گئی اسی کی سودائی

چیلا۔ توبہ بی بی جی خدا نہ کرے جو لونڈی کسی بری بات کا دم بھرے۔ خدا
بچائے۔ کبھی عشق کے پھندے میں دل نہ آئے ؎

نہ دل ہے پاس کسی کے نثار کے قابل — نہ میرا طائر جاں ہے شکار کے قابل

چندراولی۔ کیوں ری سوانت کھٹ ابھی جھٹ پٹ یہ کہہ کر کیسا پلٹ گئی
شرم سے کٹ گئی کر تو سہی وہ پہلی بات جو کہی ؎

مرغوب دل ہے مرد کی جلوہ گری ہوئی — بندی تو اچھی شکل پر ہے گری ہوئی

چیلا۔ ارے حضور میری مراد کچھ اور ہے قابل غور ہے وہ اس طور ہے یعنی
خدا کی صنعت گری جو ہر انسان میں ہے بھری میں ہوں اس کی نظری۔

چندراولی۔ مگر اے چیلا یہ ہے غم کہ اس کو کس طرح دیکھیں
گی ہم۔

چیلا۔ اگر خیال پاک ہے تو دل بے باک ہے۔ ؎

کام رکھتے ہیں پری سے نہ غرض حور سے — دیکھ لیتے ہیں فقط ایک نظر دور سے

چندراولی۔ نام کے دیکھنے کا جو خیال آتا ہے۔ میرا لو بدن تھرتھراتا ہے بلکہ دم گھبراتا ہے

روک لیتی ہے میرے قصد کو غیرت میری — میں ہوں مجبور کہ پڑتی نہیں ہمت میری

چپلا۔ اللہ اللہ خدا کی پناہ ایسے ناز و انداز سے بھی میرا دم گھبراتا ہے عصمت کے صدقے۔ عفت کے قربان اجی اے مہربان کچھ بلا تو نہیں جو چمٹ جائے لپٹ جائے آپ کا مرتبہ گھٹ جائیگے۔

چندراولی۔ اچھا بھر کیا نذیر نکالیں جو اسکو دیکھیں بھالیں

گانا چپلا کا!

وہی والی کا طور دکھانا لٹکا بنا بنا دیکھا لٹکا بنا بنا سنت بھری نیناں چندر بدنا کر لٹکا اور کھٹکا۔ چلو چلو سہیلی وہاں جاتا۔ وہی والہ کا طور دکھاتا۔

پہلا ڈراپ جوتھا سین

رنجیت سنگھ کا مکان

گانا رنجیت سنگھ کا!

مورا تن من جانی حرامی گھورے۔ تڑپ ہوں میں دلکی ڈرس بن موہے ہائے لگ برہا کے لگائے گیسو رے مورا تن من جانی۔

دوہڑا

بھنورا تو بھی پھول کا جو کلی کلی رس لے	کا تنالا گا پریم کا جو سیر پھیر نہ لے
اگرمیدانستم کہ از رہ ازل جدائی را	نمے کردم بدن روشن چراغ آشنائی را
صبا بلطف بگو آں غزال رعنا را	کہ سر کوہ بیابان تو دادم ارارا مورتن

وزیر۔ افسوس ایسی زاری بیقراری اے بلبل ریاض تاجداری کیا حالت ہوئی تمہاری۔

سبھی دنیا میں محبت کا مزا جانتے ہیں
مگر اِس حال کو عاشق ہی جانتے ہیں

رنجیت سنگھ اے وفادار غمگسار۔ اِس دل نے کر دیا مجبور و ناچار ۔

نالہ دل لغزہ بلبل ہے اُس کی یاد میں
سو ترانوں کا مزا ہے اک میری فریاد میں

رنجیت سنگھ کا گانا

کہیں وہ خاک گر دیکھ پاتی اپنی آنکھوں | تو سرمہ کی جگہ اُس کو لگاتی اپنی آنکھوں
تیرے بیمار فرقت کا صنم آنکھوں میں دم آیا | مناسب تھا کہ اُس کو دیکھ جاتی اپنی آنکھوں
تیرے اس شوخ چشمی سے نہ کیوں اہل حیا ہو و | کہ تم انسان کو وحشی بناتی اپنی آنکھوں نے
ہمیں نرگس کا دستہ ہجر کے ہاتھوں نہ کیوں بیچا | اگر آنکھیں دکھاتی تھیں تو کھاتی اپنی آنکھوں

رنجیت سنگھ اے خدا تعالیٰ۔ میں راحت میں بسر کرنیوالا۔ یہ کیسا غم میرے سر پر ہے ڈالا ۔

رنگِ عشرت کر گیا پرواز باغ دہر سے
مجھ کو عیب آئی ہے گل خنداں میں بوئے رنج ہیں

وزیر - یہ تو سب کو معلوم ہے سزمانہ میں دھوم ہے کہ چندراولی آپکی منگیتر ہے انہیں تھوڑا تحمل بہتر ہے نجومیوں نے جب جنتری ملائی تو اس سال میں لگن کی ساعت نیک نہ پائی اس لیئے ایک برس گذرنے بعد شادی کا سامان ہوگا۔ دل کا پورا ارمان ہوگا ۔

زندگی ہے تو خزاں کے بھی گذر جائینگے دن!!
فصل گل زمیوں کو پھر اگلے برس آئیں گے

رنجیت سنگھ - اے وزیر حسن خصال ایک سال کٹنا محال ہے یہ خیال ہے ۔

خواب خود دونوں ہجر میں چھوٹے | اب تو ہم سو رہیں گے کچھ کھا کے

وزیر - دنیا میں رنج و راحت کا ساتھ ہے ہاتھ میں ہاتھ ہے جو رکھتے ہیں ہمت

مردانہ اُن کو نہیں چاہیے کسی حال میں گھبرانا ہے
فلک دیتا ہے جنکو عیش انکو غم بھی ہوتا ہے
جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتے ہیں

رنجیت سنگھ۔ افسوس اگر دل صبر کا یار ا ہوتا۔ تو کیوں یہ حال ہمارا ہوتا

وزیر۔ عقلمندوں کا قول ہے کہ جب دل پر کوئی رنج آئے طبیعت گھبرائے تو انسان سفر کا ارادہ کرے۔ فکر زیادہ نہ کرے۔

رنجیت سنگھ۔ تدبیر خوب بتائی۔ لیکن عالم مسافرت اور تنہائی۔

وزیر۔ اے گلِ گلزار رعنائی ہمراہ ہے یہ شیدائی۔

رنجیت سنگھ کا گانا

چھاند نگر کو چھاند سگر کو راہ نہ لیں۔ کی ہم نے دھری رام نگر کو رام سگر کو ہم
بھجن کو ہم نے کری چلتی سگر کو چلتے رہینگے تو پھر اونگے درشن پاویں گے نگری چھاند۔

پہلا ڈراپ پانچواں سین

راستہ

مہاتما کا گانا

سُندر سر جیو اُل سایئں رے من بھایئں رے۔ سُندر
سُندر تیر دھیان دھرت ہیں۔ اُن ملے رب سایئں رے۔ سُندر
کچھ ایسی دیدن اب عنبر ہے حالت زمانے کی
نہیں ہے کچھ ضرورت نیک و بد کے آزمانے کی
غنیمت سمجھ جسکو دے مہاتما نیکی۔ افسوس

وہ چندراولی جس کی عصمت کی شہرت تھی ایسی بے باک چال اُن کلی۔ کہ میرا نام مجھ کو الی کے بھیس میں آئی ہوگی اے زمانے کے پیدا کرنے والے عورتوں کی عصمت حوالے ہے مجھ کو منظور ہے نیک و بد کی آزمائش نہ کسی اور بات کی خواہش واقعی صورت تو ہے خدا کی قدرت۔ لیکن سیرت بھی اگر نیک ہو تو۔ لاکھ میں ایک ہو۔ وہی تو ہے۔

مہاتما اری گوالن دیکھیں تو بھی تیرے شہر کا وہی

چندراولی کیا آپ مسافر ہیں۔

مہاتما ہاں میں مسافر ہوں۔

چندراولی فرمایئے کس قدر وہی چاہیئے۔

مہاتما عشق نے زنگت ہماری ہے پر تمہاری صورت اور بھی آفت بالائی ہے دہی کی کس کو خواہش ہے۔ اگر خواہش نہ ہو تو کچھ اور سوال کریں غرض حال کریں۔

چندراولی فقیروں سے کیا عرض۔ ہاں اگر روپے پیسے کی ضرورت ہو تو کیجئے اس شہر کے راجہ سے سوال

مہاتما کا گانا

پیاری برا دکھ نہ ہو موہ سہاجات رے۔ پیاری جب سے ہی نین میں پیاری صورت مد بھری مورت گھری گھڑی پل پل چھن چھن جیا جیا نہ سوہات رے پیاری۔ برہا اگن سلگت تن میں جیسی کاتی آتی ہیں۔ ہمیں ری گمارن بات تو ہمری ندر جان چل میرے تو ساتھ ری۔ پیاری برا دکھ نہ ہو موہ سہاجات رے

مہاتما نقد حسن کی خیرات نکالو بلکہ ہم جیسوں فقیروں کو بھی دے ڈالو

ہاں بھلا کر تیرا بھی بھلا ہو گا

ہم فقیروں کی بس دعا یہ ہے

چندراولی میں تو سنتی تھی آپ بڑے خدا شناس نیک خیال ہیں۔ مگر میں نے تو پایا کچھ اس کے خلاف گستاخی معاف۔ بری باتوں کی خواہش صاف صاف دکھائی دیتی ہے۔ لو دہی۔

مہاتما اجی ذرا ٹھہرو تو سہی چکھیں تو دہی مسافر جانتی ہو مگر پھر بھی ہماری بات کا برا مانتی ہو

مہاتما کا گانا

مان لے گوری ہمری بات تن من تو پہ واروں۔ تو پہ وصن نثاروں۔ ڈکھ ناروں ناہیں۔ سبار وماں لے گوری تیتوں موری چھتیاں آن لگوری

چندراولی ہے ہاتھ تمرے کلاج آوے ہنیں لاج موہے بن برجی کی ناری کو کون اناری یوں ہاتھ ڈار سکے تر یاچلن کر۔ مان لے ؎

مہاتما۔ کون کہتا ہے مجھے میں نیک اطوروں میں ہوں
جب سے ہوں تیرے طلبگاروں میں بدکاروں میں ہوں

چندراولی عشق کی خواہش نہ الفت کے طلبگاروں میں ہوں
تو تو ہے بدکار جب میں بھی تو بدکاروں میں ہوں

مہاتما طالب جام مئے وصلت ہوں میرا کر علاج
اے مسیحائے زماں میں تیرے بیماروں میں ہوں

مہاتما

دل میں رکھنا ہیو خالی رشک گلشن چھوڑ دے　　وصل کا اقرار کر انکار یہ فن چھوڑ دے

چندراولی

یہ خیال خام اپنے دل سے دشمن چھوڑ دے　　جان دیدونگی وگرنہ میرا دامن چھوڑ دے

مہاتما

بس ہو چکی سب خوشامد اب جبر سے کام لونگا۔ بیو صل نہ آرام لونگا۔ کہاں بچکر جائیگی بہت پچھتائیگی۔ دیکھ کہنا مان ورنہ نکالتا ہوں تیری جان

چندراولی

دور وزہ زندگی پر کیا بھولا ہے مسافر اک خاک کا بگولہ ہے۔ جب موت کی آندھی آئیگی اڑا لے جائیگی۔ نیکی ساتھ جائیگی ؎

اصل میں سر پر کھڑی ہے خواب غفلت میں نہ رہو　　خودی بیکار ہے بیفائدہ یہ سر اٹھانا ہے

چندراولی کی ماں چندراولی کو دستکار بتاتی ہے

جاؤکہہ پاؤں پالاگوں ری ماتا کرو کرپا - آپ کی بار کے بھول پہ ہمری چاہیے سو
ہو سکھشا - تمرے چرن پہ سیس دھرے ہوں تو یا دیا کرو ماتا
بس خبردار بدکار نا ہنجار - تیرے حال پر ذرا رحم نہیں آتا ہے
بدن تھراتا ہے - دور ہو مغرور جو کہہ یاوی منظور

لجیار کہہ لجیار کھے اوشنکر داتا ہے سب کا لودکھ ہر پتی ورت کو چھونہ سکے کیا
ہی فقہہ ہووے مجھ پہ یتن لوک میں نام کروں میں ست ورتی ہے ماد ر - لجیا

پہلا ڈراپ ساتواں سین

سرائے

(ایک کانے کا مرغی چرا کر لانا)

مرغی والا

ایک ایک دن دس دس انڈے بچے دیتی سستی پیار سے مرغی میں چرا
گھر لایا کو کو کو کو کو کو کھوک کو کو کو کو - چونچ دبا کر گھر میں لایا چلے سفر میں
کس کے منگوتی - ہاتھ میں لیکر کونڈی سوٹی ترل بھنگ کے پی کر لوتی - لاے
تازہ مال ساتھ بنی خوب بات واہ واہ بندہ گھر تیں سودے گا
مرغا اس کا روے گا ککڑ وں کوں -

مقر - حضرات چونکہ چنانچہ کہ درمیان کے بیچوں بیچ میں میرے پاس مرغی ہے
کیمیا کی پڑیا - بھان متی کا تھیلا یا پیر پیارنی کی دوکان کیونکہ اور مرغیاں
نودن بھر میں ایک انڈا دیتی ہیں - پور یہ عموماً دس جرتی ہے - زمانے میں اگر
پکا پنے سچے کیمیا گر ہوں تو یہیں ہوں - اس میں سبھی پنچ کی کسر رہتی ہی نہیں
مرغی کیا ہے یاروں کی عیش و عشرت کا ٹھیکرا ہے تم سن ہے کم سخن بھی ہے

کچھ ہوا سو ہوا۔ مگر باقی میلنات تو معلوم ہے ورنہ اور مرغی گرگری کرتا ہوں اُن حضرت کو بڑا گھر دکھاتا ہوں۔

گاہک۔ کانے کی بد ذاتیاں تو مشہور و معروف ہیں اے شخص تو مجسم شیطان ہے صاف دیکھ کر پہچانا ہے۔ ایک آنکھ پر تو یہ فتور ہے اگر دونوں ہوتیں تو خدا جانے قیامت ہی برپا کرتے۔

مرغی والا۔ شخی اور احمق اگر دونوں ہوتیں تو تجھ سا بد عقل ہوتا ارے سُنو میں یکتائے روزگار ہوں۔ یعنی دریائے وحدت میں سرشار ہوں۔ اِس کے سوائے میرا خاص فرض ہے۔ دشمن ہو یا کہ دوست غرض کوئی ہو۔ مگر میں سب کو دیکھتا ہوں سدا ایک آنکھ سے اور اِس کے سوا اِس میں دو تین فائدے بھی ہیں

گاہک وہ کیا

مرغی والا شکار میں شست کی ضرورت نہیں پڑتی اور دوسرے ناٹک میں ہمیشہ آدھا ٹکٹ لگتا ہے۔

گاہک کیوں

مرغی والا کیونکہ ایک بازار تو یہ ہے الغرض کہاں تک اوصاف بیان کروں اصل بات تو یہ ہے کہ کانا خاص جنتی ہوتا ہے۔

ایک پٹھان کا آنا

پٹھان۔ السلام وعلیکم۔ اے برادر خوش ہستی۔

مرغی والا وعلیکم السلام۔ آپ بے فقط تمہاری ہی کسر تھی۔ کہو آغا کہاں سے پھر آئے۔

گانا پٹھان

کا بلم ز کابلم سے پھریم جہاں دیکھم دام عرب و مصر و دیدم روم دیدم شام دیدم ایسا راج کہیں نہ دیدم در وطنم زر نہ چورم۔ روپلی دیدم ٹبی تورم ٹم ٹم پیم لکڑی مارم گرما گرم۔ ایسا راج۔

نذر - برادر ملک ما بسیار خوب ہست - ملک ہندوستان ہیچ میوہ ندارد
در ملکِ ما پستہ - چلغوزہ - انار - نارنگی ہمی بسیار است

ایک بنئے کا آنا

بنیا - ہو بھیا سرائے جولی ہے -

مرغی والا

آؤ بھیا یہی سرائے ہے - بیٹھو
ایک مالن کا ہار بیچنے آنا

گانا مالن کا

دو پھول جانی لے لو - دو پھول جانی لے لو - دو پھول لے لو
دو پھول جانی لے لو - دو پھول جانی لے لو -
پھولوں میں پھول چنبیلی نرگس ہے بڑی رسیلی
گجرے سہانے لے لو - دو پھول جانی لے لو - دو پھول جانی لے لو
مالن ہوں چھیل چھبیلی - پھولوں سے ہیں رنگیلی - چمپا ہوں نامی یارو
دو پھول جانی لے لو - دو پھول جانی لے لو
لو ہار میرے یارو - ہمت نہ اپنی ہارو جھٹ پٹ نکالو
دو پھول جانی لے لو - دو پھول جانی لے لو

مرغی والا

واہ واہ یہ مالن عجب طرح کی چٹک دکھا رہی - اس کی چھب
بل دیکھ کر تو میرا دل پھدک کے اُڑن ہو گیا - آؤ دو دو چونچیں
کریں ذرا کھانا بھی ہضم ہو جائے گا۔

کیوں بھی مالن یہ آپ کے پاس کیسے پھول ہیں جن پر پھول رہی ہو بار بار جھوم رہی ہو عجب روش سے انداز دکھا رہی ہو۔ پھول بیچنے آئی ہو یا خود گلے کا ہار ہونے آئی ہے۔

مالن

واہ صاحب عجیب ستیاناسی ہو جو پرائی عورتوں کو چھیڑتے ہو جھاڑ کے کانٹوں کی طرح الجھتے ہو۔

مرغی والا

واہ بی مالن میں نے آپ کو چھیڑا ہے یا تمہاری تعریف کی ہے۔ تمہاری بھی تو وہی مثل ہے کہ آ بیل مجھے مار۔ اجی حضرت شبو جان میں آپ کی خدمت سے اندر کے دالان کے بیچا بیچ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ بیشک ایک گلدستہ ہیں گال پھول سی پنکھڑیاں اور ہونٹ برگ سوسن اور آنکھیں نرگس سی معلوم ہوتی ہیں یا نہیں۔

(مرغی چور وغیرہ مالن سے مذاق کر رہے ہیں مالن ناز کر رہی ہے)

گانا مرغی والا

گجرا بیچن والی نادان یہ تیرا نخرہ — گجرا بیچن والی نادان یہ تیرا نخرہ
پھولوں کی ڈالی سے توری نرالی — آنکھوں میں ہے کیسی لالی
سنھیں مڑ گئی کہیں ڈر گئی۔ کہیں گر گئیں۔ یہ تیرا نخرہ۔ گجرا بیچن والی
ناز دکھاوے نخرہ دکھاوے — نیکوں میں کیسے تو آوے
ارنی چل ری۔ نہیں چھل ری ارری چل ری۔ یہ تیرا نخرہ گجرا بیچن

مالن

ارے ستیاناس مردار ذلیل و خوار تیرے منہ پہ سات شہرات کی جھاڑو ماروں۔ لیلو گجرا۔

سب

ارے پکڑلو۔ پکڑلو۔

چندراولی

گانا

چندراولی۔ یا میرے پرمیشور میں کس مصیبت میں پھنس گئی
ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا۔ پڑ گئی اور یہ کیسی میرے اللہ نئی

مرغی والا

ارے واہ کیا تازہ شکار ہے۔ ہائے ہائے اگر میرے ہاتھ لگے تو بنا کر کھا جاوں۔

بنیان

واہ واہ کیا خوبصورت معشوق ہے۔ مورا رام یا پر موری طبیعت آئی ہے۔ مورا رام اب من میں آوت ہے کہ یا کو اپنے گھر لے جاؤں۔ ناری بناؤں عیش اڑاؤں

پٹھان

واللہ عجب حسن داری۔ در دنیاے خالی ہیچ معشوق ندیدم اے حسینان جہان۔ قتال عالم۔ اگر تو در ملک ما ہمراہ ما میری۔ بس تمارا پستہ چلغوزہ انار ناس بھی بسیار۔ میوہ برائے تو ردن مید ہیم۔ و ہر وقت تمارا بچشم می کشم۔ برو

بنیان

سنو ہو بنیاں پیاری تو ہار کلہ پر بل جاہوں سو ہنیاں ناری تور چرن پرت ہوں میرا کہنا مانو اور ہم کو اپنا عاسک جانوں مانو ہو پیاری مانوں۔

چندراولی

اے میرے سچے چاہنے والو تم سب اپنی اپنی آنکھیں باندھ کر اور دس دس بیٹھکیں لگاؤ۔ تم میں سے جو کوئی مجھے پہلے چھو لیگا میں اُس کے ساتھ بیاہ ہونگی۔

(سب کا آنکھیں باندھنا اور چندراولی کا بھاگ جانا)

اب بہتر ہے کہ میں بھاگ جاوں اور اپنی عصمت بچاؤں۔

(آنکھیں کھول کر)

بنیا

ارے موہن کی پیاری واشندرناری کت کو بھاج گئی
چلو واکی تلاش اور جستجو کریں۔

پہلا ڈراپ آٹھوں

سین

باغ گلنار کا

رنجیت سنگھ اور وزیر کا داخل ہونا

وزیر۔ واہ عجب گلشن پُربہار ہے نمونۂ قدرت پروردگار ہے۔ جنت نشان ہے
رنجیت سنگھ۔ مگر اے مہربان انسان کا نشان نہ ملی نہ دربان

(اندر سے ناز کی آواز کا آنا)

ناز

چوکی پہرے والو ہوشیار ہو جاؤ۔ شہزادی صاحبہ کی سواری باد بہار آتی ہے

رنجیت سنگھ

او ہو اے وزیر دانا۔ یہ باغ ہے زنانہ یہاں مناسب نہ تھا آنا
وزیر - آیئے آیئے اس درخت کی آڑ میں چھپ جایئے ۔
اب یہاں ہوتا ہے کیا کیا دیکھ لیں   چھپ کے اِن سب کا تماشا دیکھ لیں
(اندر سے سہیلیوں کا گاتے ہوئے آنا)

گانا سہیلیاں

چلو ملکر سب گلشن میں پھریں ہم ساریاں۔ ہیں پیاریاں گلکاریاں ہیں چمن کیاریاں - سب واریاں ۔ پیاریاں ۔ چلیں باگھی او البیلیاں ہاں رنگیلی - سکھ بیلی - کھلی پھلواریاں - بڑی صفت سے اس کی جائیاں پیاریاں جوہی بیلا چمبلی - اور کیتکی پھلواریاں سنیاریاں بڑی صفت سے اب تکی ائیاں پیاریاں ۔ دیکھو چہکے بلبل باغ میں آئی پیاری شہزادی جان سب کی واریاں - چلو ملکر سب گلشن میں پھریں ہم ساریاں
شہزادی گلنار کا آنا

گلنار

اے ناز باغ دیکھو تو کیا یہ بہار ہے   ہر نخل گل میں صنعت پرور دگار ہے

اندازے ہر ایک گلوں کی قطار ہے — بلبل چہک رہی ہے چمن لالہ زار ہے
بار ثمر سے پھلوں کی جھکتی ہیں ڈالیاں — غنچے چٹک چٹک کے بجاتے ہیں تالیاں

ناز

خدا نے حسن دیا ہے حضور کو ایسا — گلاب پانی ہو خجلت سے جس کی ماء لقا
گلوں سے بڑھکے ہے بالو تیرا رخ زیبا — بشر تو کیا ہے فرشتہ بھی جس پہ ہو شیدا
خیال سنبل پیچاں کی تیرے بالوں سے — پناہ مانگتے ہیں گورے جیسے کالوں سے

انداز

سوسن زباں دراز یاں اپنی دکھائے تو — نرگس تمہاری آنکھوں سے آنکھیں ملائے تو
بلبل چمن میں نغمہ سنجی سنائے تو — غنچے تمہارے لب سے ذرا لب ملائے تو
بیلا چمبیلی لاکھ اگر بن کے آئیں گے — بالو یقین جانیو سب منہ کی کھائینگے

گلنار۔ جا میرے واسطے ایک گلاب کا پھول لا۔
سہیلی۔ بہت خوب (سہیلی کا دو لوگوں کو دیکھکر ڈر کر بھاگ آنا) آ دیکھی
گلنار۔ کیوں پھول لائی۔
سہیلی۔ نہیں حضور میں تو بھاگ آئی۔
گلنار۔ کیوں۔
سہیلی۔ حضور وہاں دو شخص کھڑے ہیں نہیں معلوم کس لئے اڑے ہیں
انداز۔ لو پھول تو نہیں لائی ایک نیا شگوفہ لائی اینچی گئی اور کھینچی آئی۔
گلنار۔ اچھا ذرا میں بھی تو دیکھوں۔ (دیکھکر فریفتہ ہونا)
واقعی حسین تو قسمت سے ہاتھ آیا۔ اب اس کو کسی طرح گھر بلانا چاہیے۔
مہمان بنانا چاہیے (سہیلی سے) جا اس کو میرے پاس بلا لا۔
سہیلی۔ کیا میری کمبختی آئی جو اس کو جا کر بلائے
گلنار۔

سہیلی۔ اگر وہ مجھ کو بن بیاہی جانے خدا جانے کیا دل میں ٹھانے۔ نہ صاحب میں تو نہ جاؤنگی بلانے

ناز

او ننھی نادان۔ دیکھو ننھی سی جان۔ تیری بھولی زبان کیسی چلتی ہے ہزار ہیں

انداز

مردوں سے میل کرے۔ دیدہ دلیل کرے۔ کرتی جھمیلا لڑے۔ کشتی بازار میں۔

ناز

ہم سب حیران تجھسے ہیں بد زبان کاٹے مرد نکٹے کان تونے جوتی پیزار ہیں

انداز گالی گلوچ دیکھو لونڈیوں کی فوج دیکھو بی بی کا اوج گیا سارے سنسار ہیں

گلنار۔ کیا تم سے کوئی نہ جائیگی بلانے

نارہ۔ اے اللہ کی امان آپ محل میں تشریف لے جائیے میں جاتی ہوں اور اس کو ہاتھوں ہاتھ لاتی ہوں۔

گلنار (انداز سے) تو بھی جا اس کے ساتھ بلانے۔

انداز بہت خوب (قریب جاکر)

ناز و انداز۔ تم کون ہو جو چھپ کر یہاں کھڑے ہو شہزور

گانا سہیلیوں کا

تم کون تم کون تم کون تم کون بشر ہو کہاں سے آئے۔ جلد کہو نام۔ کہاں رہتے ہو کس کام۔

وحشت تم کون۔

گھبرائے گھبرائے گھبرائے ہو وحشت چھائی ہے۔ منہ پر کیسے ہو۔

حیراں۔ یہہ ہمت تم کون۔

تم کون اے صاحب شوکت والے پھرتے ہو کیوں متوالے بولو کہو بھولے بھالے آپ زمانے میں آئے جو باغ کی سیر کو۔ خوب نسب اور نام مبارک۔ جلد کہو ذیشان کہ تم کون۔

موج کے نمائی بھر آئے جو روپ کی لہر کو۔ حسب ونسب اور نام مبارک تبلاؤ

نشان۔ بہ ہمت تم کون۔

رنجیت سنگھ۔ کسی کے نام سے تمہیں کیا کام حاصل کلام ہم ہیں مسافر ناکام

ناز۔ مگر اس زنانے باغ میں آپ کو کون لایا۔

میں مسافر ہوں ٹھکانہ مجھے معلوم نہ تھا

اور یہ ہے باغ زنانہ مجھے معلوم نہ تھا

ناز۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ اب آیئے ہمارے ساتھ۔ لیے دسو اس لے چلیں اپنی

شہزادی کے پاس۔

رنجیت سنگھ۔ جب مجھ کو معلوم ہو گیا کہ یہ زنانہ باغ ہے تو کیا مجھ خلل دماغ

ہے جو میں آپ کے ساتھ وہاں جاوں اور زیادہ پشیمانی اٹھاوٗں۔

ناز نہیں صاحب یہ امر تو خلاف دستور ہے۔ چلنا ضرور ہے۔

رنجیت سنگھ۔ نہ میں آپ کے دستور کا پابند ہوں۔ اور نہ میں آپ کی شہزادی

کا خواہشمند ہوں۔

گانا سہیلیوں کا

ناز و انداز۔ اسے مان جارے۔ دونی ہوگی توری شان۔ دونی ہوگی توری

شان۔ مان جارے دونی ہوگی توری شان

رانی کرے مہمانی توری ادھر نڈر تم آؤ۔ چلوجی۔ رانی کرے مہمانی توری رے

نڈر تم آؤ۔

رنجیت سنگھ وہاں کیا ہے

دو نو۔ جو چاہو۔

رنجیت سنگھ اجی جاؤ

دونوں اجی آجاؤ۔ مانو مانو مہمان ہو ؤ۔ مان جارے

رنجیت سنگھ کیا حاصل اس تکرار سے۔ اصرار سے یہ باتیں کر کسی اپنے خریدار سے

از (انداز سے) کیوں بہن یہ تو ایسا رہا ہے۔ بت بنا کھڑا ہے کیا تدبیر کریں
ذ اس کو تسخیر کریں۔
نداز۔ ذرا رعب سے کام لو چل کر ہاتھ تھام لو
ناز۔ پھر تم کو سمجھاتی ہیں۔ جتاتی ہیں۔ کہ وہاں چلکر شہزادی سے قصور معاف کر
او۔ پھر جہاں جی چاہے چلے جاؤ۔
رنجیت سنگھ۔ کیسا قصور اور گنہگار کیا بکتی ہے مردار سے
ناز نخرے سے جو باتیں ہے بنانے آئی کسکو تو اپنی حکومت ہے دکھانے آئی
ناز۔ ارے بدنصیب نادان۔ کدہر ہے تیرا دھیان۔ جاگی تیری قسمت کھلے
تیرے نصیب جو ملا ایسا حبیب

گانا رنجیت سنگھ

تیسی تو نادان کسکو کرتی ہے یہان دیکھی تیری یہ زبان اور مستانی
چل چل او کنگال ذرا منہ اپنا سنبھال بتنے جانے سب افعال تیری شیطانی
کرتی ہے عیاری دیکھی تیری یہ مکاری تجھ کو دیتی ہے کیوں خواری۔ کرکے نہانی
ہے مجھ کو گھر جانا۔ تجھکو میں نے خوب پہچانا تجھ سے ڈرتا ہے زنانہ ڈائن ستانی

گانا ناز و انداز

نئی جوانی ماجھا ڈھیلا کیسا ہے تو بیلا یہ تیرا سارا مکر و حیلہ ہم نے پہچانا مردو نکا
سیون جامہ پہنا۔ ٹوپی اور عمامہ سجانا چھو چھوما ما بیسا کر وانا۔ چکنا چوڑا ہتا
کتا۔ الو کا سا ہے بیٹھا۔ ہم سے آیا کرنے ٹھٹھا۔ دل میں کیا ٹھانا۔ دیکھا یہ قرینہ
کوئی بیشک ہے کمینہ۔ کیسا تانے اپنا سینہ دیکھو اترانا۔
رنجیت سنگھ یا قادر سبحانی تلخ ہے زندگانی کہاں سے آئی ہیں یہ بلائیں آسمانی
ہیں دو بلائیں راہ زن یک اسطرف یک اسطرف۔ جاؤں کہاں ہیں سیو طن یک سطرف یک سطرف
اوچاک بیباک بیخوف کسی کے مکان میں گھس آنا اور پاس اترانا۔ دھینگا
دھینگی دکھانا۔ بس جاتا ذرا کو توال کو تو بلانا

رنجیت سنگھ۔ خدا کی شان او بدزبان یہ گمان۔ کوتوال کی کیا ہے جیا ن چونگا گئے۔ ہماری شان۔ او سینہ زور تجھ کو کیا سمجھا ہے۔ چور جو کرتی ہے بشور۔

ناز۔ ارے چوروں سے بدتر۔ اٹھائی گیرا تو ہے یہی تو تیرا آنکھ بچی مال دوستوں کا اگر ہم دیکھ نہ لیتے جو جیز پاتا۔ بغل میں دبا تا۔ چلتا پھرتا نظر آتا۔

رنجیت سنگھ۔ او کمذات و اہیات یہ جو بھڑکیلی پوشاک پہنکر جگنو کی طرح جگمگاتی ہے۔ بس اسی پر اتراتی ہے۔ باتیں بناتی ہے ؎

اِن زری کے چیتھڑوں پر تجھ کو اتنا جوش ہے   بال کے نخوت میں لو قارون سے ہم آغوش ہے

سرکار رتبہ پاؤں کو ہرگز کبھی ملتا نہیں   اُس سے کیا ہوتا ہے زر دوزی اگر پاپوش ہے

ناز۔ ہاں ہاں اب میں بھی بھی۔ آپ بھی کوئی صاحب تاج۔ مگر اب ہو گئے محتاج۔

چھیڑ نہ مجھے اب نہیں طاقت جواب کی   انسانیت کی آپ نے مٹی خراب کی

کرتے نہیں شریف کبھی ایسی گفتگو   تقریر ہے کمینوں سے بدتر جناب کی

رنجیت سنگھ۔ دیکھ ہماری آن بان خاندانی ہے شریفوں کا نشان کہ کھول ہیں نہیں کہتی زبان ؎

کیونکہ اٹھاؤں ناز میں تجھ بے حجاب کی   پیشانی پر چمک ہے یہاں آفتاب کی

کڑوے جو ہوں شریف شرافت کی بو ملے   ہے تلخ اگر گلاب اصالت گلاب کی

ناز۔ اچھا میاں شیخی والے اتنو تڑے ہو تم میرے پالے۔ بندی بھی ایسے بل نکالے کہ پڑ جائیں جینے کے لالے۔

رنجیت سنگھ۔ خوب ہے تم کیتیوں کا کام زمانہ بھلے خوشامد سے پھسلانا۔ مجھے چلانا

گانا رنجیت سنگھ

ڈر ڈر نادان ساری دھوم ڈالی۔ دالی میرے جی جان پہ آفت آئی بھاری

مت کر حیران جانی میں ہوں سلطان ذیشان والی مت کر حیران جانی
تو ہے انسان کو دھوکا دینے والی کرتی کیوں ہے میری جان بھاری
مان جاری جان جان جاؤ سے دور دور ناداں ساری دھوم ڈالی
ارے یہ بھی اِک خدا کا خوف کھایا۔ کہ تجھ کو اپنا مہمان بنایا۔ فاقوں کا مارا

آوارہ۔ ناکارہ
رنجیت سنگھ چل دُور نفرت زدہ بے ڈھنگی جواب پاتی ہے اور پھر زبان ہلاتی
ہے۔ کان سمٹی سلامت ناک کٹی مبارک۔
او ڈرپوک تجھ پر تو ہے ڈر غالب۔ بھاگ جاتی کیا ہے طالب خبردار
قدم آگے بڑھایا۔ تو پاؤں میں بیڑی اور ہاتھوں ہت کڑی ہوگی پھر مشکل
بڑی ہوگی۔

انداز۔ اے لو بہن وہ دیکھو وہ شہزادی آگئی۔ لو مُردنی حضور کے چہرہ پر
چھا گئی۔ ہائے کیسی گردش جھکائی۔ بن گئی مُنّو بلائی۔ اجی او میاں جوان ذرا
دکھاؤ آن بان شان۔ کیوں بند ہوگئی زبان۔

گلنار۔ اس قدر آنے میں کیوں دیر لگائی اے ناز۔

ناز۔ کس بلا میں پھنسی آپ سے میں کیا کہوں راز

گلنار۔ کیوں خیر تو ہے۔

ناز۔ حضور یہ کوئی شخص بے خبر ہے۔ خدا جانے سڑی ہے کہ دیوانہ گھس آیا
باغ میں زنانہ سے

کھڑا ہوا ہمیں بے باکیاں دکھاتا ہے سمجھ کے عورتیں چالاکیاں دکھاتا ہے
نہ کاٹے سر نکلتا ہے نہ ٹالے سے ٹلتا ہے آپ سے آپ چلتا ہے تیوریاں بدلتا ہے

گلنار۔ جا او نادان انجان تو کیا جانے عشاقوں کی شان۔ کیوں کرتی ہے

لونڈی تابع فرمان ہے۔

رنجیت سنگھ

یہیں بلبل ہوں نہ ہے مجھکو گلستاں کی ہوس
میں نہ یوسف ہوں نہ مجھکو ہے زنداں کی ہوس
وہ کرے اس آپ کی تازہ خیاباں کی ہوس
دل میں جس عاشق کے ہو دیدار جاناں کی ہوس
گھر سے مجھکو کھینچ لائی ہے بیاباں کی ہوس

نار - اگر جنگلوں کی خاک اڑانے کو گھر چھوٹا تھا - تو اس باغ کا مزا کس نے لوٹنا تھا۔

رنجیت سنگھ - خیر تم سچی ہو میں جھوٹا۔ باغ کا مزا لوٹنا تا رہا جو گیا گل لوٹا چلو اب تو میرا پیچھا چھوٹا۔

نار - سنئے تو کیا آپ چلے ہی جائے گا۔

رنجیت سنگھ - کیوں کیا اور کسی عذاب میں پھنسائیگا۔

نار - دربان روکے تو کیا بتائیگا۔

رنجیت سنگھ - جب تو کوئی دربان تھا نہ مالی۔

نار - اب تو وہاں پہرہ ہے جناب عالی
بے حکم کوئی شخص نکل جا نہیں سکتا
اور جائے تو پھر باغ میں وہ آ نہیں سکتا

رنجیت سنگھ - دروازے پر روکیں گے جو دربان تمہارے
کہدیں گے ہم ان سے کہ ہیں مہمان تمہارے

نار - دربان ایسا نادان نہیں کہ جسکو چور اور شاہ کی پہچان نہیں

رنجیت سنگھ - جا دیوانی ستانی۔ کون ہم کو روک سکتا ہے
وہ کون ہے جسے روشن ہمارا حال نہیں
ہے جو چور کسی کی کبھی مجال نہیں

نار - کیوں بگڑتے ہو جی جانے دو بڑا نادان ہے۔ کہا خیر تم بخت کو چور بتنے والا مہمان

رنجیت سنگھ۔ وہ نادان ہے آپ تو ہیں دانا کیا ضرورت ہے حجت بڑھانا
اب مجھکو اجازت دیجئے رخصت کیجئے ؎

میری صحبت بنائیگی تمہارے دل کو افسردہ ۔ کہ دل افسردہ کردیتا ہے ہر محفل کو افسردہ

گلنار۔ باتیں نہ بیوفائی کی ایسی بنائیے ۔ دل چاہتا ہے آپ کو مہمان بنائیے
چلکر مکان رشک گلستاں بنائیے

رنجیت سنگھ

راہگیروں کو فریب سے نادان بنائیے ۔ الزام کوئی جوڑیئے بہتان بنائیے
ہر طرح اپنا کام نگہبان بنائیے ۔ دو چار روز ایسے جو مہمان بنائیے
پھر سب مکان رشک گلستاں بنائیے

(وزیر سے) خیر صاحب آپ سے تو میں ہاری۔ اب آپ کی ہے باری
کچھ کیجئے مددگاری ؎

سمجھائیں گے جو آپ تو یہ مان جائینگے ۔ ہو کر ہمارے گھر میں یہ مہمان جائینگے
حضور انکار ہے خلاف دستور۔ مجھ پر کیجئے احسان بھیجئے ان کے مہمان
نور نظر ہے یہ بھی کسی تاجدار کی ۔ امید پوری کیجئے امیدوار کی

آپ تو محو دیدار ہوئے عاشق زار ہوئے فرماں بردار ہوئے خیر مجھ
کو تو آپ کی خاطر شکنی گوارا نہیں سوائے چلنے کے کچھ اور چارہ نہیں ؎
مگر یہ یاد رکھیے آپ کے حق میں برا ہوگا ۔ کہے دیتے ہیں ہم واں کچھ نہ کچھ فتنہ بپا ہوگا

ڈراپ سین

دوسرا ڈراپ ۔ پہلا سین

مکان گلنار

مہا نمانہ نثر۔ اب یہاں رنجیت سنگھ کی وفاداری کا امتحان ہے ۔ دیکھو تو جیسا

وہ اُس کو چاہتی ہے یہ بھی اُسکو چاہتا ہے یا نہیں (جانا تہماتما کا)
(آنا گلنار کا معہ سہیلیوں کے)

گانا گلنار

ایسی سلونو سیاری مورے چھیلا آن بان مورا من ہر لیگئو۔ ایسی سلونو ہوں بن پیا کل جان پران بن دُکھ دکھلایا سیاں ری رے چھیلا آن بان مور رات جات موہے روت دھوت برہا کٹھن دن جان بیوری ترس ترس رہ بار بار ہاری ہاری واری جاؤں پیارے سیاں ری موری چھیلا آن بان مورا۔

گانا سہیلیاں

مانو پیاری کاہے روت مانو پیاری۔ مانو دل جانی لاثانی من بانی کیا ٹھانی نہ روؤ دن رتیاں اب چھوڑو یہ گھتیاں مانو جیا نہ جلا پیاری بات مانو جیا نہ جلاؤ نہ جلاؤ کڑھاؤ ستاؤ دکھاؤ پیاری بات مانو جیا نہ جلاؤ۔

گلنار۔ حال ہوتا کہ بلا سے دل مضطر ہوتا۔ پر بھولے سے کبھی یہ دل مضطر ہوتا۔ ہر جگہ سختی و نرمی نہیں زیبا یہ دل شیشہ میخانہ میں پتھر ہوتا۔

سہیلیاں

دل جانی لاثانی من مانی۔ کیا ٹھانی نہ روؤ دن رتیاں اب چھوڑ یہ گھتیاں مانو جیا کو جلاؤ پیاری بات مانو۔ جیا کو۔

انداز

بانو اب چلیئے۔ یہاں سے ٹلیئے۔ وہ رنجیت سنگھ آتے ہیں دیکھیے کیا فرماتے ہیں۔

•

دوسرا ڈراپ دوسرا سین

مکان گلنار

(گلنار اور رنجیت سنگھ کی گفتگو)

صورت بدلی حالت بدلی دعوم مچی بیتابی کی گھر کو چھوڑا اور کو چھوڑا عشق نے خانہ خرابی کی

عالم غربت میں مجھ کو اپنا رونا پڑا تھا کہ ایک غم اور پیدا ہوا یعنے وزیر زادہ گلنار پر شیدا ہوا۔ اور طرفہ یہ ہوا۔ کہ وزیر گلنار کا شیدا ہے اور گلنار میرے حسن وجمال پر فریفتہ ہے۔

گانا گلنار

مورا جیا تل تل کرے پیاری شان - موہی بجر ڑت نوری نیاری شان مہری جان میرسجان۔ ہو ہمیں ترساتے۔ ہر آن جان کیوں کلیانے بول سنادے پیاری۔ شان تن من وارا تمپر سارا۔ ہوں جان نثار۔ خدمت گذار تو کردے میری بھاری شان۔

رنجیت سنگھ - اے نادان یہ کیسا ارمان میرا وزیرزادہ ہے تجھپر دلدادہ اور تو کرتی ہے مجھ سے وصل کا ارادہ۔

گلنار - عشق کا یہی دستور ہے میرا کچھ قصور نہیں ہے

کوئی ستمگر مرے تو کیا ہمیں بھی محبت ہو اثر دل میں ہمارے ہو تو باہم رسم الفت ہو

گانا

درشن کیسے پاؤں موری پیاری - ناہیں سجن کوئی تجھ بن توری واری تس دن تجھ بن برہا ستادے جرادے سب تن من کو سکھ نہیں آوے دکھ ہرتی - تڑپ تڑپ بیتے دن دن موہے پرکٹھن -

گلنار - افسوس مجھ میں کیا برائی ہے - جو حضور نے ایسی نفرت دکھائی ہے -

رنجیت سنگھ - کون کہتا ہے۔ کہ آپ میں برائی ہے - بلکہ رعنائی ۔ ۔ ۔

ہے زیبائی ہے۔ سراسر دلربائی ہے لیکن جس کے مارے ہوئے ہم ہیں وہ ستمگر اور ہے۔

گلنار۔ وہ کہاں ہے۔

رنجیت سنگھ۔ نظروں سے نہاں ہے۔

گلنار۔ پھر ایسی چیز کے ڈھونڈنے سے فائدہ

رنجیت سنگھ۔ راست باز عاشقوں کا قاعدہ۔

گلنار۔ کہنا مانو خاک نہ چھانو ایسی بات دل میں نہ ٹھانو ؎

پنہاں نظر سے جو ہے اُس کی جستجو کیا ہے
جسے نہ دیکھ سکے بشر اُسکی آرزو کیا ہے

رنجیت سنگھ۔ خدا بھی نظروں سے پنہاں ہے تو اُس کی خدائی میں بھی کچھ گمان ہے ؎

پنہاں نظر سے جو ہے اُس کی جستجو نہ کریں
تو کیا خدا کی بھی دنیا میں آرزو نہ کریں

گلنار۔ اجی معاذاللہ خدا سے بندوں کو کیا مناسبت۔ حضرت جب نہیں معلوم پتہ ٹھکانا۔ تو کیا ضرور ہے خاک اُڑانا۔ در در ٹھوکریں کھانا

رنجیت سنگھ

روز اوّل سے ہے یاں مذہب رندانہ عشق ۔۔۔ دیدہ و دل میں میرے شیشہ و پیمانہ عشق
کوئے جاناں میں پہنچنے کی تو کب طاقت ہے ۔۔۔ لیئے جاتی ہے مگر ہمت مردانہ عشق

گانا گلنار

ہے جو اچھوں سے تو ارمان وصال اچھا ہے ۔۔۔ جو ہے آپ کے دل میں وہ خیال اچھا ہے
آپ کو غیر سے ملنے کی مباحث ہو خوشی ۔۔۔ غم غلط کرنے کو یہاں رنج و ملال اچھا ہے
باوفاؤں سے جو نفرت ہے تو یہ بھی کہدو ۔۔۔ بیوفائی کا زمانہ میں مال اچھا ہے

رنجیت۔ اے حسین زمانہ بجا ہے آپ کا فرمانا۔ مگر یہ دل دردمند تو ہو چکا۔

ہے ایک پاکدامن کا پابند
گلنار اے عالی مقام ہم بھی سنیں اُس پاکدامن کا نام
رنجیت سنگھ وہ حسین جو ناز و نعمت میں پلی ہے اسکا چندراولی ہے۔
گلنار آپ ہی کو اُس کا ملال ہے یا اُسے بھی کچھ خیال ہے۔
رنجیت سنگھ جذبۂ دل کا اثر بیشک میرے نالوں میں ہے
اُس کا عاشق ہیں وہ میرے چاہنے والوں میں
گلنار کیا کہوں مجھکو اعتبار نہیں ۔ پاکدامن کا یہ شعار نہیں
رنجیت سنگھ وہ میری سنگیتر ہے۔
گلنار تو بہت مناسب ہے بہتر ہے۔
رنجیت سنگھ لیجئے وہ آتے ہیں آپکے چاہنے والے دل سنبھالئے خدا کے حوالے۔
صراطِ عشق میں ازبسکہ ثابت ہے قدم میرا دمِ شمشیرِ قاتل پہ بھی خوش جاتا ہے جم میرا
گلنار واہ کیا بھولی صورت ہے ۔شہزادے سے تو ہزار درجے بہتر ہے اے وفادار
غمگسار کچھ کر وحالِ دل اظہار۔
وزیر حالِ دل کیا پوچھتے ہو بہ گیا اشکوں کے ساتھ
اِک لہو کی بوند تھی اے جان کیا تھا کچھ نہ تھا
گلنار اگرچہ میں رسمِ محبت سے آگاہ نہیں صحرا جنہوں میں تباہ نہیں لیکن
جب سے میری طبیعت تم پر آئی ہے۔ عشق نے کچھ عجب حالت بنائی ہے۔
وزیر جو کچھ آپکا حال ہے۔ اِس سے زیادہ میرے دل کو ملال ہے ۔ مگر یہ
خیال ہے۔ کہ حسینوں کا شعار ظلم و جور ہے ہمیشہ سے یہی طور ہے۔ ایسا نہ ہو
کہ پھر بیوفائی کی ادائی مجھ کو دکھائیے دردِ جدائی۔
گلنار نہیں اے گل گلزار رعنائی یہ کیا بات دل میں آئی ۔ جب میں خود ہوں
تمہاری شیدائی تو کیونکر کر سکتی ہوں بے وفائی کی ادائی۔
وزیر قول ہار و ہاتھ پر ہاتھ مارو

جو کچھ حکم حضور ہے بجان و دل منظور ہے

دوسرا ڈراپ تیسرا سین

چندراولی کے چچا کا مکان

(نہال سنگھ اس کے چچا زاد بھائی دیوانے کا اسیر عاشق ہونا اور دیوانہ بن کی گفتگو کرنا۔)

چندراولی کا گانا

فغاں نہ کر ملال خاطر مجروح دل عیاں کیوں ہو
کوئی یہ بھی نہ جب پوچھے کہ سرگرم فغاں کیوں ہو

میری گردش کے باعث تھی ہر گردش زمانہ کو
رہو نہیں جب دنیا میں تو دور آسماں کیوں جاتو

نہ دل پہلو میں زخمی ہوتی اشکوں نہیں لہو کیسا
جو سینہ میں نہ سوزش ہو تو آہوں میں دھواں کیوں ہو

کسیکو کیا غرض وقت ہیں کوئی جان بھی دیدے
تغافل حسن کا شیوہ ہے کسی پر مہرباں کیوں ہو

بہم تاثیر الفت دونو جانب ہو نہ گر احسن
تو پھر ہر وقت بیتابی وہاں کیوں ہو یہاں کیوں ہو

صد حیف میرے نصیب کی برائی کہ ماں باپ چھوڑ کر چچا کے مکان میں آئی۔ اب میرا چچا زاد بھائی ہوا شیدائی۔ میری رسوائی ۲ ہا وہ پھر آتا ہے سودائی۔

نہال سنگھ کا گانا

مان کہنا میرا اے پیاری جان جان
توری بیاں لاگوں کروا لاگوں مان مان

تورے نیناں جیسے چھوٹے لاگے بان بان
ذرا ابرو کی کمان پیاری تان تان تان

اپنے ہاتھ کا بنا دے جانی پان پان
کیوں ری سنتے نہیں پھوٹیں تیرے کان کان

میرا منہ تو پیا دیکھے تو گیان گیان گیان
بنا دو نگا میں چھبیلی تیری شان شان شان

چندراولی ۔ ارے کیا شان شان جان کرکے کردئیے پریشان میرے کان کچھ سودا ہے نادان یہ کیسا ارمان۔

نہال سنگھ اری میں قربان میری جان میں ہوں تابع فرمان

چندراولی کم بخت یہ کیسی بے حیائی ہے تو میرا چچا زاد بھائی ہے۔

نہال سنگھ اگر سے تو مجھے بھائی نہ ہوتی۔ تو یہ شکل پیارے بنائی نہ ہوتی

نہال سنگھ نرالی وضع بنائے چندراولی تعشق امیز گفتگو کرتاہے چندراولی سراسیمہ ہے

چندراولی - دیکھو اگر زیادہ ستاؤگے تو بہت پچھتاوگے - ابھی تمہارے ماں باپ سے سب حال بیان کر دونگی۔ غضب میں جان کر دونگی۔

نہال سنگھ - دل ہوا جب سے آپ کا مشتاق

ماں باپ سب کو میں نے دیدی طلاق

گانا تیری میری جوڑی بنی ہے پیاری مولا سلامت راکھے گا - میرا مرغا سلامت راکھے - کالو چوہڑا سلامت راکھیگا - تیری میری شادی نا شادی بربادی آبادی کرینگے رے بنوں بنوں ہیں نور ابار - جنیاں دونگا مٹھے پہ پنجیاں دولہا بنونگا - شادی کرونگا گھوڑے چڑھونگا آ ہا ہا ہا ہے

سر پہ آنکھوں پہ کلیجے پہ بٹھاوں تجھ کو

آ میری جان گلے سے بیں لگاوں تجھ کو

مانو دلدار یار رمالوں مخوار یار رمالوں دستار مالورے تیری

چندراولی مجھ کو آپ کی باتوں پر ہنسی آتی ہے - طبعیت گھبراتی ہے۔

نہال سنگھ تو کیا آپ نے سمجھا ہے مجھے دیوانہ

چندراولی نہیں صاحب تم تو ہو عاقل و فرزانہ - لوگوں نے مشہور کر دیا ہے غلط افسانہ جو کہتے ہیں تم کو دیوانہ

نہال سنگھ اب سنئے طائفہ دزداں بر سر کوہے نشستہ بودند کہتے ہاں بس حضور بجلی کی کڑکڑاہٹ آسمان کی گڑگڑاہٹ آندھی آئی ہوا چوائی فیلات کے گھوڑے پر قبرستان سوار ہو کر بھاگ لینا دوڑنا پکڑنا جانے نہ دینا۔

چندراولی واہ سبحان اللہ کیا مسلسل تقریر ہے ہر ہر فقرہ دلپذیر ہے پُرتاثیر ہے۔ مگر میں نے نہ جانا آپ کا فرمانا۔

نہال سنگھ چہ خوش ماشاءاللہ آپ کی تو وہی مثل ہے۔ نیلا پیلا زرد کبود تانا بانا تنن است بود - ارے ماں بجلی چمکے جر الجے ہو۔

چندراولی اسی صورت اسی حالت پر عشق کا دم بھرتے ہو مرتے ہو جان سے گذرتے ہو
نہال سنگھ جی ہاں آپ بھی انہی باتوں پر پرواز طائرِ عنقا ہنگر رگ جاں میں ریشہ دوانی کرتی ہیں اگر زیادہ ستائیگا۔ تو منہ کی کھائیگا۔ اگر آں ترک شیراز ہی

بدست آرد دلِ مارا۔ نداریم غیر از تو فریاد رس

چندراولی ارے واہ رے بیوقوف حواس باختہ اُلّو کی دم فاختہ کیا کباب پر کی اڑاتا ہے۔ ارے دیوانے تیرے حال پر مجھکو رحم آتا ہے۔

نہال سنگھ اری دیوانی ترس آتا ہے۔ تو بندہ بھی چاہتا ہے

چندراولی۔ تو کیا چاہتا ہے۔ کس بات کا طلبگار ہے

نہال سنگھ۔ آپ کا وصل درکار ہے۔

گانا چندراولی جارے جارے چھیلا ناپاوے بیچارے تو جا جارے جارے جارے تو ہوش بنا آرے چکر مارے میرے دروازے۔ تب بھی لٹکا پڑے مارے سارے تو بھی ناپاوے نثارے جارے جارے

نہال سنگھ دیکھو اب اگر ستاؤگی زیادہ تو یہ دلدادہ زبردستی پر ہوگا آمادہ

چندراولی زبردستی کیا منہ کا نوالا ہے۔ ہوش کہاں سنبھالا ہے۔ نہیں جانتا رنجیت سنگھ کے جوہر جو ہے میرا شوہر اگر اُس کو خبر ہو جائے۔ تو صورت نظر نہ آئے ٹھوکریں کھائے۔

نہال سنگھ او ناداں کیا ہے رنجیت سنگھ کی جان کہ مجھ سے ہو لڑائی کا دھیان
تیر تفنگ برچھی بلّم الّم غلّم پانچوں ہتھیار میں مسلّم

جنگل سارا گھاس کا کاٹوں کھیت اجاڑوں مولی کا

سوتے میں انسان کو ماروں خوف نہ ہو گر سولی کا

چندراولی

ارے میرے چاہنے والے نرالے۔ کس قدر ہو بھولے بھالے تم سے اس وقت تک نہ جانا۔ کہ میرا دل تو خود ہے تمہارے حسن کا دیوانہ

گو مناسب نہ تھا زبان پر لانا ؎

مجھ کو کہنے میں شرم آتی ہے

میری خود تم پہ جان جاتی ہے

نہال سنگھ کیوں اب ہوا خیال دیکھا میرا کمال جمال پھر کیسا تدبیر کیجئے کا فی الحال۔

چندراولی دیکھو خبردار خبردار۔ اب تم دیوان خانہ میں نہ آنا۔ اگر کوئی دیکھ لے گا اپنا بیگانہ تو مجھ کو مشکل ہوگا عزت کا بچانا۔

نہال سنگھ پھر کیا کیجئے گا بہانہ جب آئیگا وصل کا زمانہ

چندراولی بس زیادہ تقریر نہ بڑھائیے۔ آج رات کو قلعہ کے پیچھے برج میں آئیے اور مزے اڑائیے

نہال سنگھ واہ اے گلشن دلربائی خوب تدبیر بتائی تو اب جاتا ہے آپ کا شیدائی۔

چندراولی آخری سلام اے میرے بھائی جانم بخت سودائی۔ اب کب میں تیرے قریب میں آتی ہوں۔ آج ہی میں اس گھر کو چھوڑ کر جاتی ہوں صحرا کی خاک اڑاتی ہوں۔ عصمت بچاتی ہوں

دوسرا ڈراپ چوتھا سین

دریا کا کنارہ

(مہاتما سے ملاقات اور معمولی عشق آمیز تقریر۔ چندراولی کا انکار)

چندراولی مدت کے بعد دریا کی صورت نظر آئی اب ذرا یہاں نہاؤں

(نہانا چندراولی کا)

(آنا مہاتما کا)

گانا مہاتما دھن وھن [illegible] دیکھی جیسی بیٹی ورتا مو مگن ہے آج دھن ستی یاؤں جواب کی بار بھجن گاؤں میں خوشی سناؤں میں

دیکھونگا چھریہ کا ہو۔ دھن

مہانما

(علیحدہ) واہ شاباش اے عصمت والی چند راولی تیرے قول کی پائداری اور تیرے شوہر رجیب سنگھ کی وفاداری دونوں کو آزمایا۔ امتحان کے میدان میں پورا پایا۔ لیکن ابھی اور بھی امتحان باقی ہے۔ جس کی مشتاق ہے چندراولی۔

چندراولی۔ افسوس یہاں بھی تو میرے اعمال بد کی طرح ساتھ ہے اے مکار زمانہ خبردار میرے قریب نہ آنا اگر میرے برہنہ جسم پر تونے نظر ڈالی تو میں نے فوراً گلا گھونٹ کر اپنی جان نکالی۔ میں ہرگز نہیں تیرے قابو میں آنے والی۔

مہانما کا گانا

تن من دھن کروں قربان جان۔ کرپیا سکھ جیا ارمان جان بنتی ہماری

ایک مالوجی مالوجی۔ مت کرات ہے دکھی پران جان

چندراولی۔ افسوس اے خدا کے خاص بندے تیرے دل میں ایسے تھے خیال گندے تو ایسا نیک انسان اور کرے یہ کار شیطان۔ اٹھے جب کفر کعبہ سے رہے کیونکر مسلمان

مہانما اگرچہ یہ ہے بدکاری گناہ گاری۔ مگر دل سے ہے لاچاری بے وصل اے پیاری نہ کم ہوگی دل کی بیکاری

چندراولی اے بدکار بداطوار دل آزار تو اپنے ساتھ مجھ کو بھی کرتا گنہگار

مہانما ایک میرے ہی وصل سے انکار ہوگا تو بہشت سزاوار ہوگا۔

چندراولی جنت میں بھیجے یا دوزخ میں ڈالے یہ اختیار ہے خدا کے حوالے لیکن انسان اپنے آپ کو سنبھالے بدکاری سے بچالے

مہانما اری نادان۔ اب بھی کہنا مان ہوجائے گی مشکل آسان

چندراولی اگر نکل جائے میری جان تو ہو پورا نہ ہو تیرے دل کا ارمان۔
تہاتما ارے دیوانی اگر تونے میری بات نہ مانی۔ تو ختم ہوگی زندگانی
چندراولی اگر ختم ہوئی حیات فانی تو ڈوب مرنے کو کیا کم ہے یہ پانی مگر ممکن نہیں کوئی ذلت اُٹھاؤں۔

تہاتما	چندراولی
انکار میں کیا ملے گا	خدا ملے
کیا چاہتی ہے بے عزت	عزت۔ عصمت۔ عفت
دل میں جو ارمان ہو اظہار کر	کچھ نہیں شمشیر کا تو وار کر
کیا کھائے گی	بدکاروں سے ملنے کی قسم
کیا پیئے گی	شربت موت
کس سے ملنے کا ارمان ہے	ملک الموت کا دھیان ہے

اے کم بخت کیونکر کروں دل سخت۔ کہ تیرے جمال پر ترس آتا ہے۔
دل رنج پاتا ہے۔

چندراولی

بڑا احسان ہو تیرا جو سر تن سے جدا کر دے کہ ایسی زندگانی سے مجھکو بس نجات خدا کر دے
تہاتما۔ افسوس تونے کہنا نہ مانا۔ دیکھ یہ تیرا لباس ہے میرے پاس ۔اب برہنہ اس دربار میں بسر کرنا علیحدہ ہے خوف و ہراس۔ اس کو کہتی ہیں عصمت یعنے ابتدائے آدم عالم یعنے آدم سے ایندم تک چندراولی ایسی پاک عصمت نکلی۔ جس نے اپنی عصمتی کا شہرہ تمام عالم میں چمکایا۔ مگر ابھی اور آزماؤنگا۔ اس وقت یہ لباس میں چھوڑ جاؤنگا۔
چندراولی۔ اے پردہ پوش عالم یہ کیا ستم یہ عریانی اور بیابانی گریہ کی نہ انتہا۔ کہ بھول گیا پوشاک لے گیا وہ دشمن جانی۔
(کپڑے پہن کر باہر آنا)

شکر ہے پرمیشور کا کہ جس نے میری عصمت اور عفت کو بچایا۔ ڈاکو کو اسطرف سے آتے دیکھ رہی ہوں وہ ڈاکو ادھر کیوں آتا ہے۔ بہتر ہے کہ میں بھاگ جاؤں اور اپنی جان بچاؤں

(چندراولی کا بھاگ جانا ڈاکو کا آنا)

ڈاکو – میں میں ابھی یہاں ایک عورت کو دیکھ کر آیا۔ مگر پتہ نہ پایا خدا جانے زمین نکل گئی یا آسمان۔ ہاں وہ بھاگی جاتی ہے اے عورت تو کہاں بھاگ کر جائے گی۔ میں ابھی تجھکو گرفتار کرتا ہوں۔ مبتلائے آزار کرتا ہوں۔

سین پل و دریا

چندراولی – یا خدا مجھ کو بچا۔

(پل کا درمیان سے ٹوٹ جانا چندراولی کا ڈوب جانا)

ذوالفقار ڈاکو پل کے اسطرف اور چندراولی اُسطرف
کھڑی ہے درمیان میں پل ٹوٹ جاتا ہے

سین جنگل

ایک گھسیارے کا گھاس کی گٹھڑی لے کر آنا

گانا گھسیارہ - جھاڑی پہاڑی گھاس کو چھیلا - اونچ نیچ خندق ٹیلا جھٹ پٹ گاؤں ہا مجھے بھائی بھائی تان آئی ہے نچے بالے سسرے سالے شکر تے ہونگے آہ و نالے - جھٹ پٹ گاؤں ہا مجھے بھائی بھائی تان آئی ہے سرگم گات ہوں دھوم دھوم گدھا گدھا گدھا گدھا۔

نثر - ہمارا بھائی ایسا نیک ہا ہے کہ بس دن بھر میں دو لی گٹھڑا گھاس لاوت ہے اور سب دن کے دو ہی آنہ مجوری کمات ہے رام جو تو سبکا کوئی آس لگائی تو لوٗ رن میرا دونی گٹھڑ گھاس کیرات کروں ارے وہ کون لگالی آوت ہے ہا ہے مورے رام تو موری بیں سن لے اب من مان ہے کہ ایکاایک نہ گھرے جاؤں اور لگن کراؤں۔

دوسرا ڈراپ پانچواں سین جنگل

(ایک مسخرے گھسیارے کا چندراولی پر عاشق ہو کر محبت آمیز تقریر کرنا اور گفتگو میں ذوالفقار ڈاکو کا چندراولی کو اٹھالے جانا اور گھسیارے کا غل مچانا)

چندراولی کا گانا

سوزِ غم جب تنِ لاغر کو جلانے آئی
اشک خوں دل کی لگی آگ بجھانے آئی

دامنِ دشت ہو غربت میں کفن بعد فنا
ہر بگولہ میری میّت کو اٹھانے آئی

زندگی میں نہ مزا ہو تو ہے مرنا احسن
جلد کوئی خبر موت سنانے آئی

گانا گھسیارہ اونچے اونچے جوبنا پہ جیا للچاوے تتی دیکھ ہمری ہا اور

ایسی گوری گوری چھوری بنے دیکھی نہیں رام
کیسی بھولی بھالی پیاری پیاری کریں رام

چاندی جیسو روپ ہے چھے سونے جیسی گال
ناگن ایسے ناگنے نٹکے دانے کریا بال

گال ہیں پڑے متھرا جی کے ہونٹ کدو کی پھانک　　بھیا ایسی موٹی آنکھیں گاجر جیسی ناک

تنی دیکھو ہمری اور

چندراولی - ہائے رے رسوائی خدا جانے کون ہے یہ سودائی - کیا بھوت ہے یا غول بیابانی - کیوں ستاتا ہے - مجھکو دہقانی -

گھسیارہ - اچھا خاصہ چکنا چوڑا ہٹا کٹا جوان پٹھا دو ہاتھ اور دو پاؤں ایک ناک اور دو کان نہ بھوت ہوں نہ شیطان سے

بچپن سناکر بچپن بناکر تو ہار صورت پہ جاؤں دیہوں

سنو سنتے بلمو تو بھائی کرپان تنک مان آپن پران دیہوں

چندراولی - یہ تو میں بھی جانتی ہوں کہ تو ہے انسان مگر مجھکو کیوں کرتا پریشان یہاں کیونکر ہوا گزر - اپنا حال بیان کرو -

گانا گھسیارہ - سن سن موری نیر یا جان　　بانکا جوان جانی ہوں میں گھسیارہ

دیکھی جو میں نے تیری بانکی صورتیا　　گم گم رو کی ڈگر یا جان

لاگوں پیا بنا موہے سیاں　　کیسا ہوں جانی سنوریا جان

ایک تو دکھی ہوں تو ہے پاؤں کی پیچھیں　　دوجی زنگیلی چنو یا جان

گانا چندراولی - چل تیری شامت آئی - دور ہٹ تجھ پہ خالق کی پھٹکار دور مجھکو سمجھائے مجبور یا س میرے آنا نہ زنہار -

گھسیارہ پیاری جان پیاری جان پیاری سن سن جانی تو ہے کاہے حراتی کیسی کرتی ہے نادانی موہے جاتا نا

چندراولی - دور ہو ناکارے جا رے - کیسے کرتا ہے اشارے دیوانہ تا -

گھسیارہ - تمہارا سندر صورت ایسی ٹیک ہے کہ ہمارا اور تمہارا سنگ ٹھیک ہے چھوڑ یہ جنگل ویران چلو میرے دکان -

چندراولی - دور دور ہٹ

گھسیارہ - دور نا ہیں نگیچ ہے بجار کے بیچا بیچ ہے

چندراولی - کچھ سودا ہے۔

گھسیارہ - سودا سب کچھ لگات ہے تو ہے کا چاہت ہے پیڑا برفی لڈو جلیبی پوری کچوری

چندراولی یہ صورت یہ چال۔ واہ رے تیرا کمال

گھسیارہ مال زُہور سے پاس ایس ہے کہ بس۔

چندراولی عقل بھی خوب آراستہ ہے۔

گھسیارہ یا پینڈ چھوڑو مینڈ سے راستہ ہے۔

(ذوالفقار ڈاکو کا براہ سرنگ چندراولی کو اُٹھا لیجانا)

ڈراپ سین

تیسرا ڈراپ پہلا سین راستہ

(گھسیارہ کا کوتوال کو خبر دینا اور ہمراہ کوتوال کو لے کر آنا)

محبت خاں کہو جی عنایت خاں حلقہ کا کیا بندوبست ہے۔

عنایت خاں حضور بہت بہت ہے ہر اک طرح کا انتظام ہے اہتمام ہے

مگر ذوالفقار جس کا نام ہے اُس کی تلاش میں کھانا پینا حرام ہے

مصیبتوں سے مُہلت فراغ ملجائے جو ذوالفقار کا ہم کو سُراغ مل جائے

محبت خاں سُنتا ہوں کہ اُسنے پہاڑ کاٹ کر کوئی سرنگ بنائی ہے

عنایت خاں بھلا حضور پھر وہاں تک کس کی رسائی ہے

گانا گھسیارہ ہوا کیا رام رام رام - ڈوبا بس نام نام نام - چور لٹیرے آئے

سارے پیاری کو لیگئے اُٹھا رے پتا ہماری اے اوتانا رے تھام تھام تھام

عنایت خاں - ہائیں ایے کیا بیہودہ بکتا ہے۔

گھسیارہ - اے تھام تھام تھام - ہوا کیا رام رام رام

محبت خاں بکرطوجی یہ ہے کوئی شرابی نہیں نوکر یگارہ گیر ونکی خرابی
گھسیارہ نہیں حجور شرابی نہیں ڈاکو ہے ڈاکو ذوالفقار کو۔ ہوا کیا رام رام رام
عنایت اجی جناب کوئی دیوانہ ہے۔ پاگل خانے سے چھوٹ کر آیا ہے شور و غل مچایا ہے۔
گھسیارہ نہیں نہیں جمعدار صاحب پاگل نہیں ہوں۔ کتوال صاحب کو کھبر کر دو کہ موڑ ہرارو کو جلفکار ڈاکو لے بھاگا دہشت تیرے دم میں دھاگا ہوا کیا رام رام رام
محبت خاں ابے ہٹ تو بھی کم بخت کان نہ پریشان کر کچھ محال تو بیان کر۔
گھسیارہ سار ہیے صاحب جلدی چلو ہلاّ کلامت کرو۔ میں کتوال صاحب سے کمشن حال کہوں۔

تیسرا ڈراپ سین غار دوسرا سین

گانا چندراولی

کل جگ تیری گت ہے نیاری بھید دھرم سے بھاری رے
راج کماری داسی ہوئی ہے ڈاکو کیسے سرداری رے
لجیا جگ کی چھوڑی سبھی نے پردھن سے کرے یاری رے
پاپ سراپ کا گن پھیلا ہے بھولے ہیں نر ناری رے
دھرم دھیان سب بھول گئے ہیں دسری دہشٹن جاری رے
کرم اکرم اور دوش رہے ہیں نیاری ہٹی جگہ ہاری رے

(ڈاکو کا آنا) (چندراولی و ڈاکو ذوالفقار سے باہم گفتگو)

ذوالفقار کیا کوہ والم ٹوٹا جو شہر و دیار چھوٹا ہے
کیوں ہوئی یہ شکل جاناں آپ کی حال کچھ سنئے زبانی آپ کی

چندراولی حال دل ہو کے مہرباں نہ سنو۔ نالۂ قلب ناتواں نہ سنو
بیکسی کا میری بیاں نہ سنو ۔ سرگذشت بلاکشاں نہ سنو
نہ سنو میری داستاں نہ سنو

گانا چندراولی

اس جگ کو نہیں اسے پار اسے داتا دھرنج اب تو چھوٹ گئی ہے اے
موہے کرتار یہ سنگر و سنکٹ پڑا ہے یاور بچاتا اس جگ سے نکلنے نہ پایا سگرو

ذوالفقار ۔
چندراولی گمنام ناکام
ذوالفقار ۔ آپ کا مکان
چندراولی کوہ و بیابان
ذوالفقار ۔ اے حسین زادے یہاں کیونکر ہوا آنا۔
چندراولی گردش زمانہ جس نے کیا تیر حوادث کا نشانہ
گانا چندراولی ہوں دکھیاری حیرت چھا جائے ری ۔ بھٹک بھٹک رہوں
راہ باٹ میں چھوٹ گیئں سکھیاں نظر نہیں آئے ری۔

گانا ذوالفقار ڈاکو

سُندر من ہر دلبر خوشتر ڈاری ۔ جیا میرا نثاری ۔ ہر دم تجھ پہ واری واری
واری ۔ من ماریں کب تک لے جاری ۔ ہائے ستم یہ کیسا تجھ پر ہائے ستم
یہ ایسا تجھ پر ہائے ستم یہ سرگردانی ۔ پیاری جانی کر مہربانی ۔ جانی جانی
میری قدر دانی صورت مورت توری لاثانی لاثانی جانی۔
ذوالفقار ۔ کیوں فضول بات کو دیتی ہے طول ۔ کر دو میرا وصل قبول جوانی
دے شباب دے نہ دل کو پیچ و تاب دے نہ رنج بے حساب دے نہ مجھکو
اضطراب دے ۔
چندراولی ۔ یہی ایک جواب ہے جو سب میں ایک جواب ہے نامہربان بانی

ہوں بارے دُکھہ داری ہوں جگ کی ستائی ہوں دُکھہ میں ہوں آپ سے مدّت میں آئی ہوں [illegible] جا کی جائی ہوں ست گن کہلائی ہوں نہ کچھ ہوں پاپ سے

ذوالفقار۔ کیوں نادانی میں گرفتار ہے۔ کس لیئے انکار ہے کیا میرے نام سے نہیں خبردار ہے

خوف سے میرے زمشتر نکلا کھی دم ناک میں ہے
شہرہ ظلم و ستم گنبد افلاک میں ہے

چندراولی۔ چھوڑ کر رحم عبث ظلم کے تو تاک میں ہے دیکھ نہ ملنے کو یہ جسم بخس خاک میں ہے

ذوالفقار۔ بد زبان کرتی ہے تو مجھکو نصیحت اُلٹی خبر معلوم ہوا اب تیری قسمت اُلٹی

چندراولی۔ بیشک اگر میری قسمت نہ بگڑتی تو تجھ ایسے بدکار کے پالے نہ پڑتی

ذوالفقار۔ جو بات کا جواب ہے جواب میں عتاب ہے

چندراولی۔ عتاب میں عذاب ہے عذاب ناصواب ہے

ذوالفقار۔ عتاب میں صواب ہے صواب بے عذاب ہے

چندراولی۔ سوال باجواب ہے۔ جواب لاجواب ہے

ذوالفقار۔ جو کچھ ترا خیال ہے۔ خیال سے ملال ہے

چندراولی۔ ملال سے کمال ہے کمال لازوال ہے

ذوالفقار۔ جو نیکی پر نگاہ ہے اُسی سے تو تباہ ہے۔

عابدین ذوالفقار ڈاکو چندراولی پر ظلم
کر رہا ہے

چندراولی۔ بدی سے روسیاہ ہے۔ ذلیل و پُرگناہ ہے۔
ذوالفقار۔ عجب مکار زن ہے تو۔
چندراولی۔ ستمگر راہزن ہے تو۔
ذوالفقار۔ عجب ہرزہ دہن ہے تو۔
چندراولی۔ نہایت بدچلن ہے تو۔
ذوالفقار۔ اری بمجنت اگر مجھ سے واصل ہو گی تو میری تمام دولت
تجھکو حاصل ہو گی۔ قاروں سے زیادہ میرے خزانے میں مال ہے۔ یہ تمام
مکان زر و جواہر سے مالامال ہے
چندراولی۔ حال کیا آخر ہوا اس شخص بد افعال کا
عیش کیا قارون نے دیکھا اپنے گنج و مال کا
دوستی سے زر کی ہو جاتا ہے انساں بیا دیکھ ہوتا ہے سیہ دیوار دور ٹکسال کا
ذوالفقار۔ جو تیری موت آئیگی تو کیا عصمت بچائیگی۔
چندراولی۔ قضا جب تیری آئیگی تو کیا دولت بچائیگی
ذوالفقار۔ دُکھ پائیگی مر جائیگی آخر کو پچھتانا ہوگا۔
چندراولی۔ ایک دن سب کو مرنا ہوگا اس دُنیا سے جانا ہوگا۔
ذوالفقار۔ نہ کر فکر مرگ اے مکار عورت میرے ہاتھ سے اب رہائی نہ ہو گی
چندراولی۔ جو دیگا اذیت تو پائیگا ذلت۔ بُرائی میں ہرگز بھلائی نہ ہو گی۔
ذوالفقار۔ یہ تو بتلا فائدہ کیا ایسی نادانی میں ہے
چندراولی۔ بیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے۔
ذوالفقار۔ یونہی جو انکار مجھ سے وصلت میں تجھکو اے بدشعار ہو گا۔ تو بس
سمجھ لے کہ میرا خنجر بھی تیرے سینہ کے پار ہو گا۔
چندراولی۔ کبھی نہ چھوڑونگی اپنی نسبت میں جو ظلم مجھپر ہزار ہو گا
بدی سے انکار ہی رہیگا اگرچہ سینہ فگار ہو گا

ذوالفقار

کردونگا جیسا میں بے شک
اڑا دونگا تیرا سر
ارے کیوں ہاتھ سے اپنے تو اپنی جان کھوتی ہے
انکار چھوڑ
تو کیا موت کی طالب ہے
مان لے
دلشاد کر
آس نہ توڑ

چندراولی

تیرے حق میں برائی ہے
میں نے بھی گردن جھکائی ہے
تو کیا چارہ ہے میں مجبور ہوں تقدیر سوتی ہے
تکرار چھوڑا
تجھ پر شیطان غالب ہے
جان لے
آزاد کر
بدکاری چھوڑ

ذوالفقار

کیوں اے بدکار نہیں مانتی میں ابھی زبان نکالتا ہوں تیری جان
(کوتوال کا مع سپاہیوں کے آنا اور ڈاکو کو گھیر لینا)

کوتوال

خبردار او موذی
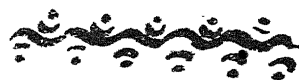
کوتوال ذوالفقار ڈاکو کو گرفتار کر لیتے ہیں چندراولی اور گھسیارہ الگ کھڑے ہیں

تیسرا ڈراپ دوسرا سین کوتوالی

(گھسیارہ اور ڈاکو اور کوتوال اور چندراولی کے حال کی تفتیش)

کوتوال ۔ او ذوالفقار بدکار کس تقصیر پر دیتا تھا اس عورت کو آزار اگر میں تھوڑی دیر اور نہ آتا تو اس بیکس کو زندہ نہ پاتا۔

ذوالفقار ۔ حضور یہ میری کنیز ہے مگر اسقدر بدتمیز ہے کہ اس اونے گھسیارہ کے ساتھ گھر سے بھاگنے کو تیار ہوئی۔ میری صورت سے بیزار ہوئی۔ اسوجہ سے اس عذاب میں گرفتار ہوئی۔

کوتوال ۔ گھسیارہ سے کیوں مردود تو تو کہتا تھا کہ یہ میری عورت ہے یہ تو اس کی کنیز بے عزت ہے۔

گھسیارہ ۔ حجور یہ کچھو رنا میں سو رکسو ریو تو ہے۔ مو رسنگ راجی تیج مان کو ڈیڑہ یو پاچی۔ اگر تنک دیر لگاتا تو میں آپن لگن بناتا۔

کوتوال ۔ کم بخت تو کیا یہ تیری بی بی نہیں۔

گھسیارہ ۔ حجور بی بی تو ہے۔ مگر شادی نہیں ہوئی۔

کوتوال ۔ تو نے اسکو کہاں سے پایا۔

گھسیارہ ۔ حجور میں بہت دور سے ایکا گھر یہ کے لایا۔

کوتوال ۔ اے عورت تو کیوں خاموش کھڑی ہے۔ تجھ پر کیا مصیبت پڑی ہے

کہہ اپنی واردات کچھ اپنی زبان سے — پوشیدہ بات نکلیگی تیری زبان سے

چندراولی ؎

دل ہے غذائے رنج جگر ہے غذائے رنج — راحت کے نام سے نہیں واقف سوائے رنج

ہم مجھ پہ مبتلا ہے میں ہوں مبتلائے رنج — ہے رنج میرے واسطے اور میں برائے رنج

سن لے جو میرا حال تو وہ بھی اٹھائے رنج

کوتوال - یہہ کیا جواب

چندراولی - جواب لاجواب اگر آپ میں کچھ بھی ہے عقل ودانش تو ہوجائیگی ہر ایک کی ازمایش

کوتوال - یہ جواب بالکل نازیبا ہے کیا کسی کے ماتھے پر لکہا ہے

چندراولی - بیشک اگر پیشانی کی سمجہ نظر پر نہ ہوتی تو ہمیں ان مضمونوں میں اسیر ہوتی ؎

سرنوشت کاتب تقدیر پیشانی پہ ہے　　نامۂ اعمال کی تحریر پیشانی پہ ہے

کوتوال - ان دونوں میں کون سچا ہے اور کون جہوٹا

چندراولی - کون ہے سچے کو جہوٹا جہوٹا ہے تو کب وہ جہوٹا -

کوتوال - کس قسم کی چنچل عورت ہے تقریر پڑہاتی ہے - کچھ حال بھی بتاتی ہے

چندراولی ؎

فلک نے دیدیا ہے رنج مجھکو ایک عالم کا　　رولا دیتا ہے دشمن کو بھی صدمہ میرے غم کا

بہت ہے جوش پر دریا ہمارے چشم پرنم کا　　اثر سینہ میں پہنچا ہے جو سوز آتش غم کا

دل بیتاب پہلو میں ہے انگارا جہنم کا

چہوڑ دے یہ باتیں بنانا - بیان کر اپنا فسانہ ؎

یاں گذر تیرا ہوا ہے داو پانے کے لیے　　یا کہ آئی ہے سبق مجھ کو پڑہانے کیلیے

چندراولی - بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ کوتوال ہوکر مجھسے حال دریافت فرماتے ہیں - ذرا نہیں شرماتے ہیں - کچھ تو خیال کیجئے میں اس قزاق کی کنیز ہونیکے لائق ہوں یا اس گھسیارہ کی جورو بننے کی شائق ہوں ؎

آدمی پہچانا جاتا ہے قیافہ دیکھکر　　خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھکر

کوتوال - اگر تو ہے اپنے خاندان کی شریف تو اس جنگل میں کیونکر آئی بجوان لوگوں کے ہاتہ سے تکلیف اٹھائی -

چندراولی حضور میں دُکھ پائی غم کی ستائی اپنے ماں باپ کے ساتہ سفر کو آئی - راہ میں چوروں نے قافلہ لوٹا - کو مصیبت ٹوٹا - عزیزوں کا ساتہ چہوٹا راہ

ہیں اِس گھسیارہ اور قزاق کے ستم میں گرفتار ہوئی۔ یہاں تک کہ حاضر دربار ہوئی ہے

سن لیا آپ نے قصہ میری رسوائی کا — اور کیا حال کہوں بادیہ پیمائی کا

کوتوال ۔ کونسا ایسا ستم ٹوٹا۔ کہ جس کے باعث سے وطن چھوٹا۔

چندراولی سے

کب لعل بدخشاں ہے بدخشاں سے نکلا — کچھ آپ سے گوہر ہی نہیں کان سے نکلا
یوسف ناخوشی سے کبھی کنعان سے نکلا — کوئی نہ وطن چھوڑ کے ارمان سے نکلا
نکلا بھی تو وہ گردش دوران سے نکلا

کوتوال (ذوالفقار سے) کیوں فریبی مکار۔ جسکو تو اپنی کنیز کہتا تھا اظہار یہ تو ہے ایک غریب عورت ناچار۔ اب کیا دوں تجھکو سزا۔ جو پائے اپنے ستم کا مزا

ذوالفقار سے

بگاڑ بیٹھی ملیں یہ اپنا بدو کی صحبت اٹھا اٹھا کے — بہکایا اس نے حضور کو بھی فریبی باتیں بنا بنا کے

چندراولی

خدا خدا کر خدا خدا کر خدا خدا کر — نہ بن گنہگار او ستمگر کسی بشر کو ستا ستا کر

گھسیارہ لے صاحب اب جات ہوں اکیلا ہی جات ہوں

کوتوال ۔ اور تقصیر تیری تو قضا ہے دامنگیر۔ الگ ہٹ کر کھڑا ہو اے شریر

گھسیارہ ۔ کوتوال صاحب تم ہو گیاں میں پرت ہوں پئیاں کوئی ایسو ڈھنگ کرو کہ ایکا مورا سنگ کرو۔

کوتوال اور مردود ابھی کرونگا نیست و نابود اور بد زبان کیوں بھاری ہے اپنی جان کوئی ہے آ کے لیجاؤ اس کم بخت کو قید میں ڈالو آفت ٹالو (کوتوال ذوالفقار سے) کیوں ذوالفقار نابکار تونے ہزاروں مسافروں کو لوٹا چوری کا پیشہ اب تک نہ چھوٹا

ذوالفقار ۔ حضور میں اپنی خوشی سے نہیں کرتا ہوں یہ کام۔ اس شہر کے شریف ایسے بڑے بڑے نیک نام

کوتوال ۔ تونے جو اس قدر دولت چرائی وہ آخر کس کام میں آئی ۔

ذوالفقار وہ ایسے لوگوں کو کھلائی جن کے نام لینے میں ہے برائی ۔

کوتوال ۔ کیا کوئی اور بھی تیرے مال لینے کا حصہ دار ہے

ذوالفقار ۔ کیا تھوڑے ہی تابعدار ہے ۔ اگر میرا مال اُن کے حصہ میں نہ آتا
تو میں اب تک کبھی کا مارا جاتا پھانسی پاتا ۔

کوتوال ۔ کیا وہ لوگ بھی چور ہیں ۔

ذوالفقار ۔ نہیں صاحب ہم چور ہیں وہ سینہ زور ہیں جو زبردستی آدھا مال لیتے
ہیں سب سے پہلے اپنا حصہ نکال لیتے ہیں سو

آفت جھیلیں ہم سارے اور لوگ مزا لوٹیں   دکھ سہیں بی فاختہ اور کوے انڈے کھائیں

کوتوال ۔ بتا نام اُن سب کا تو صاف صاف زبان کاٹ لونگا جو بولا خلاف ۔

ذوالفقار ۔ صاف صاف کس کا نام بتلاؤں کیونکر زبان پر لاؤں ۔ ظاہر تو میرے
سوا کوئی چرانے والا نہیں اور باطن کے چوروں کو کسی نے دیکھا بھالا نہیں ہے ۔

کوتوال اگر اُن کوئیوں کا نام نا بتائیگا تو اور زیادہ عتاب میں گرفتار ہو جائیگا

ذوالفقار ۔ عذاب سے ڈرتے ہو دھمکاتے ہو تو کان کھول کر سنو ۔

سب حیا صاف بتاتے ہیں بتانیوالے   یہیں موجود ہیں اُس مال کے کھانیوالے

کوتوال کیا یہ غریب عورت

ذوالفقار نہیں حضرت

کوتوال ۔ تو کیا میں ہوں

ذوالفقار ۔ وہ جان لیگا خود جسے یہ کلام زیبا ہے ۔ پانی میں مریگا جہاں پر شبہ ہو

کوتوال ۔ نہیں ہے ڈرتا ذرا بھی میرے عتاب سے تو
بہک رہا ہے بہت نشہ شراب سے تو

ذوالفقار خراب شراب خور بنا ہے یا زنا کار بنا ہے ۔ پھانسی کا طرار طبیعتہ
دھو بیٹھے ہاتھ اپنا جو ہم اپنی جان سے   تو سچی بات کیوں نہ نکالیں زبان سے

کوتوال۔ سنبھل کر جواب دے ذرا ہوش میں آ بے ادبی کی گفتار چھوڑ مکار خبردار نابکار روک زبان۔ ورنہ نکالتا ہوں تیری جان۔

ذوالفقار۔ جی ہاں میں بڑا منتوالا ہوں محبت والا ہوں۔ حرام کا مال پاتا ہوں شراب خوری میں اڑاتا ہوں۔ جب کسی سے نفع نہیں پاتا ہوں تو اُس کو گنہگار بناتا ہوں بے گناہوں کے گلے پر چھری پھراتا ہوں۔ غریبوں کو پھانسی پر چڑھاتا ہوں۔

مطلب نہیں رکھتے جو دغا سے وہ ہمیں ہیں | پیش آتے ہیں جو ظلم و جفا سے وہ ہمیں ہیں
مجرم جو بناتے ہیں دغا سے وہ ہمیں ہیں | اشراف کے ہیں خون کے پیاسے وہ ہمیں ہیں

جو لوگ نہیں ڈرتے خدا سے وہ ہمیں ہیں

کوتوال۔ اور زبان درازی جعل سازی کیا ہے انداز۔ حاکموں کا ڈر نہ بادشاہی خطر کوئی ہے لے جاؤ اس کو۔ داخل زندان کرو جب یہ عورت رہائی پاویگی۔ تو اس کے لیے سزا تجویز کی جاویگی۔

کوتوال (چندر راولی سے) کیوں اے پیاری دیکھی میری کارگذاری کس طرح تمہارے دشمنوں کو جہنم واصل کیا مطلب حاصل کیا۔ اب میرا ارمان ہے میری جان کہ اپنے وصل سے کرو شاد مان۔

چندر راولی بڑی شرم کی بات ہے کہ میں ایک غریب عورت اور آپ کوتوال ہو کر مجھ سے واصل ہوتے ہیں ذرا نہیں شرماتے ہیں۔ ہوش میں آئیے۔ دل کو سمجھائیے مجھے گنہگار نہ بنائیے۔

کوتوال اس صورت میں تو میں خود ہوں گنہگار۔ آپ کو گناہ سے کیا سروکار ہے۔

چندر راولی دوسرے شخص کو گنہگار بنانیوالا خود گنہگار ہوتا ہے۔ جہنم کا سزاوار ہوتا ہے۔

کوتوال۔ یہ تو سب سچ ہے۔ مگر ہم تم پر عاشق ہو چکے۔ جان اپنی دے چکے

ایمان اپنا کھو چکے۔

چندراولی ایمان سی دولت ہاتھ سے کھونا نیک مردوں کا کام نہیں ایسی عقلمندوں میں آرام نہیں سہ

بدکار کو اس دہر میں عزت نہیں ملتی
سب ملتا ہے ایمان کی دولت نہیں ملتی

کوتوال اگر تم کو اس بات سے انکار ہے کو دام فریب سے بنار ہے۔

چندراولی بے جرم وبے قصور

کوتوال دم بھر میں پیدا ہوتا ہے قصور اور الزام یہ ہی ہے ہمارا کام ہے

راضی ہیں ہم اسی میں قسمت میں جو لکھا ہے
ظالم اگر بشر ہے عادل میرا خدا ہے

کوتوال غراب کچھ روز تو قید خانہ کی ہوا کھالے پھر تیرا مزاج ٹھیک ہو جائیگا۔

چندراولی کیا جرم کیا خطا۔

کوتوال او بے حیا ابھی تک معلوم نہیں ہوئی خطا۔ ارے کوئی ہے اس عورت کی گرفتاری کی تدبیر کرو۔ شریفوں کو زناکار بناتی ہے ہر ایک پر جھوٹا الزام لگاتی ہے۔

تیسرا ڈراپ تیسرا سین قید خانہ

ڈاکو

افسوس وہ آزادی کی راحت اور یہ قید کی مصیبت وہ مختاری کا عالم اور یہ مجبوری کا ماتم وہ کامیابی کی بہار اور اس ناکامی کا کھٹکا کون جانتا تھا کہ مجھ سا شمشیر زن تہمتن قاتل اہرمن ایک دن ایسا پا بہ زنجیر ہوگا اور ایک

مردانہ عورت کی طرح سے اسیر ہوگا مشہور کہ قیامت ہی میں خطا کی جزا ملتی ہے۔ نہیں نہیں اس دنیا میں بھی بدکاری کی سزا ملتی ہے۔ توبہ توبہ وہ کل کا مختار بندہ مجبور و لاچار جرّار غزال گیسو تہمتیں کہاں گئے۔ جنگی دلیر صفدر و پُرفن کہاں گئے۔

گلزار جن سے باغ تھے قبروں سے بھر گئے جن کو خودی سنبھالی تھی اک دم میں مر گئے
خالی پڑا ہر ایک ہنر کا اکھاڑا ہے ان سب بہادروں کو قضا نے پچھاڑا ہے
ہو اک بندہ روسیاہ ہوں اے رب پاک ذات۔ رحمت تیری بڑی ہے مشکل سے ملے نجات

ارے ہوم لو تو خود بھی قید ہوا اور سوہ سے بھی پھنسایا

(سپاہی کا چند راولی کولاٹا)

ذوالفقار ڈاکو - چندراولی - گھسیارہ جیل
میں موجود ہوتے ہیں

عنایت خاں - اے بدنصیب عورت دیکھ یہ زندان مہیب اب تجھکو عمر بھر یہیں بسر کرنی ہوگی - اے ڈاکو بدنصیب تیری زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا یعنے تجھکو بڑی عدالت سے پھانسی کا حکم ہو چکا -

ڈاکو - یا الرحمن الرحیم پناہ پناہ آموزش آموزش بخشش بخشش یہ تیرا طلسمی امتحان عجب غفلت اور عبرت سے معمور ہے - جس نے ظلم اور نخوت کے کوچہ میں قدم رکھا بہت جلد ذلت کا مرحلہ آگے آیا فرعون بے سامان مزدور ہامان کہلایا روز الست کا اقرار بھلایا - آہ میں عاصی گنہگار حشر میں کیا منہ دکھاؤنگا

رحمت رب سے ہے پھرا شیطان ذوالفقار اتنا ہوگیا نادان

گھسیارہ - کہو بھیا جاٹ ہو ہمرے باپ دادا کو بھی رام رام کہہ لیو

گانا چندراولی

شمع کو دیکھ میرے دل کے جلانیوالے — جل بجھے آپ ہی اورونکے جلانیوالے

شکر نعمت کی نہ کی فقر کی دولت پاکر — کبھی بھوکے نہ رہے رنج کے کھانیوالے

بیکسی روئیگی میت پہ میری بعد فنا — رنج و غم ہونگے میری لاش اٹھانیوالے

قید خانے میں میرا حال تو دیکھیں آکر — اب کہاں ہیں وہ میرے ناز اٹھانیولے

ننگ ناموس میں جو مشہور ہے تو اے احسن — آپ جلتے ہیں تیرے دل کے جلانیوالے

نثر - صد حیف چندراولی اور یہہ زندان تاریک - افسوس کوئی نہیں ہے اسوقت کا شریک اے چرخ کجرفتار میری پاکبازی کا صلہ مجھکو خوب دیا -

رنجیت سنگھ کا منہ پر نقاب ڈالے ہوئے آنا

رنجیت سنگھ - جب میں نے سُنا کہ چندراولی یہاں قید ہوکر آئی تو فوراً یہنے کی اپنی رسائی - مگر دیکھوں تو سہی کہ جیسے میں اس کو چاہتا ہوں - یہ بھی مجھ کو چاہتی ہے یا نہیں (چندراولی کے قریب جاکر کیا چندراولی آپ ہی کا نام

چندراولی - ان مجھے ہی دُکھیا کو چندراولی کہتے ہیں مگر فرمایئے آپ کا کیا کام ہے

رنجیت سنگھ - ہم تم کو قید سے آزاد کرینگے۔

چندراولی - ایک دُکھیا کی ماری کو اگر آپ آزاد کرینگے تو خدا کو شاد کرینگے

رنجیت سنگھ - تو تم کو قید سے نجات ہے

چندراولی - میں اس احسان کو نہ بھولونگی - جب تک زندہ رہونگی

رنجیت سنگھ - احسان کی کچھ ضرورت نہیں اب میرا ارمان ہے میری جان کہ اپنی وصل سے کرو شادمان۔

آپ نے مجھے پر احسان کیا ہے ایسی اوچھی بات نہ فرمایئے - جو بات نا ممکن ہو اُسے زبان پر نہ لایئے۔

رنجیت سنگھ - چندربدن مرگ لوچنی کمر ڈھلنے کیس
پنچ سنگھ پر چین کرو چھوڑو میلا بھیس

چندراولی - آگ لگے وہ ڈونگرا جل جاوے کیوں نہ دیس
جن کے گھر کی سیج ہے وہ پیارا ہے پردیس

رنجیت سنگھ - آگ لگے کیوں ڈونگرا جل جاوے کیوں دیس
ہم سے سنگت تم کرو رکھو امیری بھیس

چندراولی - آگ برہ کی جب لگی تو سکھ میں کیسے ہوئے
دوسرا بیاہ جب کریں جب کلجگ پھر سے ہوئے

رنجیت سنگھ - پیاری چندراولی میں کوئی معمولی آدمی نہیں ہوں بلکہ اس شہر کا شہزادہ ہوں - کہو اب تم کو شہزادی بننا منظور ہے - یا اسی قید میں تڑپ کر جان دینا قبول ہے

چندراولی - اگر میں چکروَرتی رانی بھی کہلاؤں - تب بھی رنجیت سنگھ کا خیال نہ بھلاؤں یہ آپ کا فرمانا - مقبول ہے قید میں تڑپ کر مر جانا قبول ہے۔

رنجیت سنگھ - پیاری اب مجھ پر رحم فرما اپنے وصل سے شاد فرما

چندر راولی - خدا کے واسطے اب تم یہاں سے جاؤ۔ مجھ کو زیادہ نہ ستاؤ

رنجیت سنگھ - خیر تیری مرضی مگر یہ انگوٹھی کسکی ہے پہچانتی ہو

چندر راولی - ہیں یہ انگوٹھی تو میری ہے جو میں نے اپنے پیارے رنجیت سنگھ
کو بطور نشانی دی ہے - جناب یہ انگوٹھی آپ نے کہاں سے پائی

رنجیت سنگھ ایک بیسوا بازاری زرنج ناری پر رنجیت سنگھ کی طبیعت آئی
انگوٹھی میں نے اُس سے پائی۔

چندر راولی - کیا یہ بات سچ ہے۔

رنجیت سنگھ بیشک سچ ہے۔

چندر راولی - افسوس جب وہ گل غیر کے گلے کا ہار ہو - تو بلبل کا جینا
کیوں نہ دشوار ہووے میرے داتا مجھکو موت کی آرزو ہے مرنیکی جستجو ہے
مشکل آسان کر (خنجر مارنے پر آمادہ ہونا)

رنجیت سنگھ ہاں ہاں خبردار جان نہ دینا تم کو اُسی کی قسم ہے جسکی محبت ہے

چندر راولی جان نہ دوں تو کب تک اُس کے فراق میں جل جل کے مروں افسوس
جسکو دل دیا اُسی نے جلا دیا کیونکر نہ مروں۔

رنجیت سنگھ - جب آپ نے وفا کی اور اُس نے دغا کی پھر کیوں اُسکی محبت کا
دم بھرتی ہو۔ جان سے گذرتی ہو

چندر راولی میں ناشاد نامراد مر جاوں تو بہتر ہے مگر وہ زندہ رہے اُس کا دل ٹھنڈا رہے

رنجیت سنگھ بھلا رنجیت سنگھ مل جاوے تو کچھ سندیس ہے۔

چندر راولی ہاں میرا وہ سندیس ہے جو تجھے وہ زیس ہے۔

رنجیت سنگھ کیا

چندر راولی پیت کی آگ لگائیگے آپ نے انجان
ہم اپنی کر جائینگے جب گئے ہیں پہچان

...نجیت سنگھ پیاری اب چھوڑو یہ آہ و زاری اب مجھ پر رحم فرماؤ۔
...بندراولی - خدا کے لیئے اب یہاں سے جاؤ۔
...رنجیت سنگھ اچھا میں جاتا ہوں۔ مگر تم کو اپنے پیارے شوہر کی قسم ہے۔
...ایک نظر ادھر تو دیکھو
...بندراولی - ہیں کون رنجیت سنگھ۔
...رنجیت سنگھ ہاں پیاری میں ہوں۔ تمہارا رنجیت سنگھ۔
...بندراولی - بعد مدت کے ملا آج وہ دھوکا دیکر
یاد جب اُس غم ایجاد کی صورت نہ رہی
...رنجیت سنگھ - پیاری اب یہاں سے چلنا چاہیئے یہاں نہ ٹھہرنا چاہیئے۔
...بندراولی - ہاں ہاں پیارے جلد چلنا چاہیئے
...گھسیارہ - ہے۔ مہاراج تم بڑے جودھا ہو کہ بندن میں چھوڑ کہاں
...سو ہے مجھی جرک سے نکال باکرو
...بندراولی - کم بخت تیرے ہی سبب سے یہ آفت آئی۔ مگر دشمن کے ساتھ بھی
...کرنی چاہیئے بھلائی۔ جا میں نے تیرا قصور معاف کیا (ہتھکڑی کھول دینا)
...گھسیارہ تو اب تم گھر کو جاؤ۔ میری مہر اور حم کو دیکھو۔
...رنجیت سنگھ کیوں بدذات دکھائی نہ اپنی اوقات اگر تو ذرا بھی بولا تو فی النار
...کر دونگا۔ جب تک ہم یہاں سے دو نہ نکل جاویں تب تک نہ بولنا
...گھسیارہ ارے بھیا جات ہے ایکا سنگ لئے جات ہے۔
(رنجیت سنگھ کا گھسیارے کو مار ڈالنا)
ارے خون خون ہوگیا (دستور سنگھ کا آنا)
...نایت خاں ارے کیا ہوا کیسا خون کس کا خون۔
...بخت خاں حضور گھسیارہ فی النار مجرم فرار
...نایت خاں افسوس اس کو کس نے مارا۔ دیکھو وہ دو آدمی بھاگے جاتے ہیں جلد گرفتار کرو

سچ بتاؤ تم سے اس کو کس نے مارا ہے۔

چندراولی قتل میں نے کیا اس شخص کی قاتل میں ہوں

جینے سے تنگ ہوں دل خستہ ہوں بسمل میں ہوں

رنجیت سنگھ اور چندراولی کھڑے ہیں گھسیارہ مرا پڑا ہے پولیس والے تفتیش کر رہے ہیں

رنجیت سنگھ یہ دیوانی ہو گئی ہے۔ اِس کی بات کا اعتبار نہ کرو۔ اِس نے اِس گمن انعام نے اظہار دیا ہے باطل۔ میں گنہگار ہوں۔ اِس کا قاتل میں ہوں

عنایت خاں محبت خاں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا بات ہے خونی کون مدعا ہے

محبت خاں حضور دیکھیے۔ اِس کے کپڑوں پر خون کا دھبہ ہے۔ ضرور اِس نے مارا ہے۔

عنایت خاں اچھا اب اِن کو قید کر کے عدالت میں رپوٹ کرو۔ کل یہ بجرم پھانسی پائے گا۔

چندراولی جمعدار صاحب۔ میں قاتل گنہگار ہوں یہ شخص بے گناہ گرفتار ہے۔ اِس کی آفت ملنی چاہیئے یہ سزا مجھ کو ملنی چاہیئے۔

عنایت خاں نہیں جس نے خون کیا ہے وہی پھانسی پائیگا۔

چندراولی افسوس پیارے تو میری بدبختی میں کہاں سے شریک ہو گیا تو کسی تدبیر سے یہاں سے نکل جائے تو بعد مرنے کے بھی میری روح چین پائے۔

رنجیت سنگھ چندراولی تو سچ مچ بہتی و ترنا نا رہے۔ پر میں چھتری جوانمرد ہوں۔ پیاری میں تجھ کو اِس آفت میں چھوڑ کر چلا جاؤں بہادر نہیں کہ منہ دکھاؤں۔ پیاری میں پھانسی پا جاؤں تو مجھے پرواہ نہیں۔ لیکن تو زندہ رہے تیرا دل ٹھنڈا رہے۔

چھا تمنا نہیں نہیں تم پھانسی نہیں پاؤگے

چندراولی ترا ہ ترا ہ اے کمال کی صورت تو کیوں مجھ کو دکھیا کے پیچھے پڑا ہے۔ اب تو موت کی گھڑی بھی آگئی۔ جا سمجھو لیا سامنے کھڑا ہے۔

مشکش میں رہی ارمان نہ میرے بار نکلے
گلا ایسا نہ ہوا اب مجھ سے میرے بد دعا نکلے

مہاتما ہم تم دونوں کا جوڑا میل کرکے۔ سبھا بھر کو نہال کرینگے

چندراولی کیسی سبھا کیسا دربار یہ تو نرک کا ہے چمتکار

مہاتما کیا تم قدرت ایشور کے قایل نہیں ذرا آنکھ اُٹھا کر تو دیکھ کہ وہ ایک دم کیا کرتا ہے دتالی بجانا سین کا بدل جانا۔ پریوں کا پھولوں کی بارش کرنا راجہ رام موہن (وزیر کا آنا)

چوبدار محفل پہ نور ہے رکھو نظر چاروں طرف
فصل شادی ہے نہ ہے غم کا گذر چاروں طرف

ایک جگہ پر جمع ہیں جو ہر جگہ کے تاجدار
جن کی صورت سے نہیں ہٹتی نظر چاروں طرف

آج ہیں شادی کی رسمیں عاشق و معشوق میں
لے اُڑی باد بہاری یہ خبر چاروں طرف

مہاتما کیوں اے وزیر دانا تم نے اِس عورت کو پہچانا۔

وزیر۔ آہا راجہ چندر سین کی بیٹی چندراولی۔

مہاتما اور یہ کون ہے۔ مرد عالی وقار

وزیر۔ اوہو رنجیت سنگھ نامدار

مہاتما راجہ رام موہن کے دربار میں جو مجھ سے اور آپ سے تکرار تھا وہ قابل اعتبار تھا۔ آپ کا سچا گمان تھا۔ مگر مجھ کو منظور امتحان تھا اس پاک دامنی کی آزمائش کے لئے جہاں تک میں نے اِس کو دیکھا اور کسوٹی پہ عصمت اور عفت میں پورا پایا۔ خدا جسکو دے دولت پاکبازی۔ تو انسان سے اُس کا مٹانا ہے مشکل۔ اور یہ رنجیت سنگھ بھی عاشق صادق ہے یہ اسکے لائق اور وہ اس کے لائق ہے

وزیر اے بھائی کیا میں نہیں جانتا تھا کہ آپ سنسار کے چال چلن کا حال گھر بیٹھے دریافت کر سکتے ہیں۔ مگر جو اس وقت مجھ کو

وہ سنتی تھی۔

مہاتما اے شہریار عالی وقار میں جان و دل سے ہوں آپ لوگوں کا شکر گذار کہ آپ نے اس دربار کی رونق بڑہانی کی تکلیف اُٹھائی۔ آسمان پر داغ ہے اپنے سر کا ہے عجب شادی کہ دل خوش ہے ہر ایک رنجور کا۔ محفل عشرت ہے یا شعلہ ہے برق طور کا آسمان کو داغ ہے اس محفل پرنور کا۔ ڈھونڈتا پھرتا ہے پھاہا مرہم کافور کا۔

راجہ رام موہن مہر جبے اِس بزم میں دو نے ہمارے ہو گئے۔
مہر تاباں آپ ہیں ہم سب ستارے ہو گئے۔

مہاتما اے رنجیت سنگھ تیری نیک بی بی پر جو میرے ہاتھ سے ستم گذرا اس کو معاف کرنا۔

رنجیت سنگھ آپ کی بدولت مجھ کو یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ میں نیک ناموں میں داخل ہوا۔

چندر اولی۔ اے مجھ کنیز کی عزت کے بڑھانیوالے میں شرمندہ ہوں۔ بہ حالت مجبوری میں خداجانے میرے سے کیا کیا بے ادبی ہوئی وہ وقت یاد آتا ہے تو دل گھبراتا ہے بدن تھرتھراتا ہے اُس کو بھی معاف کیجئے۔ اپنا دل صاف کیجئے۔

مہاتما اے نیک عورت تجھ پر ایشور کی رحمت

ہمیشہ خوش رہو عالم میں تم دونوں بہ آزادی
مبارکبادی کا غل ہو مبارک دونوں کو شادی
ہمارے دربار کے حسینو دکھاؤ حسن و جمال اپنا
سماں زمین سے ہو آسمان تک کرو نمایاں کمال اپنا

خواص

ہوا جو حکم سر بزم ہم کو گانے لگا دماغ عرش پہ پہنچا مرا ک ترانے کا

رہے وہ رنگ کے دلشاد ہو زمانہ کا جو دیکھے برق بھی انداز مسکرانے کا
تو ڈر ہو ابر کے پردے میں منہ چھپانے کا

گانا سہیلیاں

جھوم جھمنا نا جھوم جھمنا نا تا نا نا تا تھئی تا تا تھئی تھا آؤ
نا چو سب ملکر نا تھئی تا تھئی تتہ ا تک تک تھئی تھا رل مل جل
گاؤ سکھی آؤ آؤ تم دھاؤ سکھی گاؤ سکھی تم ناچو سکھی آؤ آؤ
سکھیاں دھاؤ دھاؤ سکھیاں ناچو ناچو سکھیاں تمہیں رشی
ہو تمہیں منی تمہیں ہو کرشن اوتار تمری سیوا ایک کو رہے سبھی
سنسار دکھ سنکٹ سب سٹ گئے خوشی ہو اب ہر بار ہر کی
دیا سے ہو گئے سمپورن سب کے کار زنناری رتناری رگ رگ تا
ہر کی تا دھارے نتارے دھیم تا نا تا دھا تینگ دھا تینگ
دھاتی دھاکٹ تک دھوم کٹ تک دھاتی دھاکٹ تک

اپدیش مہاتما

بناوے خاک کے پتلے کہ دنیا میں کیا کیا ہے
بتا کے دانت ہیں جو ہیں تیرے کمایا ہے کیا ہے
بتا خیرات کیا کی راہ مولا میں دیا کیا ہے !!
یہاں سے عاقبت کے واسطے توشہ لیا کیا ہے
دعائیں لیں کبھی ٹھنڈ ا کیا دل دردمندوں کا
برے حالوں میں تو شامل ہوا محتاج بندوں کا
کسی گم کردہ راہ کی خضر بن کر راہ نمائی کی
کسی کی ناخن تدبیر سے عقدہ کشائی کی !!!
دم مشکل کسی مظلوم کی حاجت روائی کی
کسی کی دستگیری کی کسی سے کچھ بھلائی کی